

ہر مسلمان مرد و عورت کیلئے ایک بہترین اور ضروری کتاب

ذکر اللہ کی کثرت کیجئے

حضرت مفتی محمد عاشق الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

فضائل دعاء

استغفار کی اہمیت وفضیلت

ذکر اللہ کے فضائل اور برکات

فضائل وآداب پر مشتمل بہترین مجموعہ

تلاوت ومسنون اذکار کو حرز جان بنانے کے لئے

قرآن مجید کے فضائل مع چند سورتوں کے خصائص

زمزم پبلشرز

کتاب کا نام : ذکر اللہ کی کثرت کیجئے
تاریخ اشاعت : دسمبر ۲۰۰۲ء
باہتمام : احباب زم زم پبلشرز
کمپوزنگ : فاروق اعظم کمپوزرز فون:6375386
سرورق : لومیز گرافک
ناشر : زم زم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی۔
فون نمبر : 7725673 - 7760374 فیکس: 7725673
ای میل : zamzam@set.net.pk
: zamzam01@cyber.net.pk

دیگر ملنے کے پتے : دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی
علمی کتاب گھر اردو بازار، کراچی
قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ، کراچی
صدیقی ٹرسٹ، لسبیلہ چوک۔ کراچی: فون:7224292
مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله سيد الانبياء والمرسلين وعلى اله واصحابه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين من الذاكرات الله كثيرا والذاكرين

امابعد! یہ رسالہ قرآن مجید کے تلاوت اور حفظ قرآن کی فضیلت اور ضرورت پر مشتمل ہے۔

نیز ذکر اللہ کی کثرت اور تسبیح وتہلیل اور استغفار اور درود شریف کے فضائل و آداب تفصیل کے ساتھ قلمبند کئے گئے ہیں آخر میں مؤمن بندوں کے لئے ایک دستور العمل بھی لکھ دیا گیا ہے۔ مؤمنین اور مؤمنات غور سے پڑھیں اور عمل کرنے کے لئے اپنے نفسوں کو آمادہ کریں اور دنیاوی مشغولیت سے وقت نکال کر ذکر وتلاوت میں لگیں اللہ کے ذکر سے کبھی غافل نہ ہوں۔

وباللہ التوفیق وھو المستعان فی کل حین وآن

العبد الفقیر

محمد عاشق الٰہی بلند شہری عفا اللہ عنہ

المدینۃ المنورۃ

۷/ ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ

قرآن مجید کے فضائل

قرآن مجید پڑھنا پڑھانا اور تلاوت میں مشغول رہنا

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(مشکوۃ المصابیح ج ا ص ۱۸۳ بحوالہ بخاری)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت کے شریف لوگ وہ ہیں جو قرآن کے حاملین ہیں اور رات کو بیدار رہنے والے ہیں۔ (مشکوۃ المصابیح ج ا ص ۱۱۰ از بیہقی فی شعب الایمان)

ان دونوں حدیثوں میں قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے اور اس کی تعلیم وترویج میں لگنے کی فضیلت بیان فرمائی ہے دنیا میں کروڑوں آدمی بستے ہیں چھوٹا بڑا اور اچھا برا اور شریف وغیر شریف ہونے کے بہت سے معیار ہیں اس بارے میں لوگوں کی مختلف رائیں ہیں کوئی شخص دولتمند کو بڑا سمجھتا ہے کوئی صدر اور وزیر اعظم کو شریف جانتا ہے کوئی اچھے بنگلہ میں رہنے والے کو اچھا جانتا ہے کوئی بڑی فرم اور موٹر کار وغیرہ کا مالک ہونے کو بڑائی کا معیار یقین کرتا ہے خدائے تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ نے ان مذکورہ خیالات کو غلط قرار دیا اور شرافت کا معیار قرآن مجید میں مشغول ہونا بتایا اور جو اس کی تعلیم میں لگے اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ سب سے بہتر آدمی ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو قرآن میرے ذکر سے اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول کرے (کہ اس کو قرآن شریف پڑھنے کی وجہ سے دوسرے کسی

ذکر اور دعا کی فرصت نہ ملے) میں اس کو سوال کرنے والوں سے افضل (نعمتیں) دوں گا اور کلام اللہ کی فضیلت (دوسرے) سارے کلاموں پر ایسی ہے جیسی اللہ کی فضیلت مخلوق پر ہے۔ (ترمذی وغیرہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھے تو اس کے لئے اس حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں (کی) برابر (لکھی جاتی) ہے (پھر فرمایا) میں نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے بلکہ میں کہتا ہوں الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (ترمذی) پس اگر کسی نے لفظ "الحمد" کہا تو اس کے کہنے سے پچاس نیکیاں مل جائیں گی کیونکہ اس میں پانچ حرف ہیں۔

قرآن مجید اللہ کی کتاب ہے، اس میں احکام ہیں، معارف و حقائق ہیں، اخلاق و آداب ہیں، اس نے دنیا و آخرت کی کامیابی کے اعمال بتائے ہیں، یہ انقلاب عالم کے اسباب اور اقوام کے زیر و زبر ہونے کے رموز کی طرف رہبری کرتا ہے۔ اس کی برکتیں بے انتہا ہیں خدائے پاک کی رحمتوں کا سرچشمہ ہے نعمت و دولت کا خزانہ ہے اس کی تعلیمات پر عمل کرنا دنیا و آخرت کی سربلندی اور سرفرازی کا ذریعہ ہے اس کے الفاظ بھی بہت مبارک ہیں۔ یہ سب سے بڑے بادشاہ کا کلام ہے، خالق و مالک کا پیام ہے جو اس نے اپنے بندوں اور بندیوں کے لئے بھیجا ہے اس کے الفاظ بہت بابرکت ہیں، اس کی تلاوت کرنے والا آخرت کے بے انتہا اجور و ثمرات کا مستحق تو ہوتا ہی ہے دنیاوی زندگی میں بھی رحمت و برکت اور عزت و نصرت سے ہمکنار ہوتا ہے اور یہ شخص سکون قلب اور خوشحالی کی زندگی گزارتا ہے۔ کلام اللہ کی عجیب شان ہے اس کے پڑھنے سے کبھی سیری نہیں ہوتی اور برسوں پڑھتے رہو کبھی پرانا معلوم نہیں ہوتا یعنی تلاوت کرنے والے کی طبیعت کا لگاؤ اس بنیاد پر ختم ہوتا کہ بار بار ایک ہی چیز کو پڑھ رہا ہے بلکہ بات یہ ہے کہ جتنی بار پڑھتے ہیں نئی چیز معلوم ہوتی ہے فسبحانہ ما اعظم کلامہ۔

قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ کا ذکر زبان پر جاری رکھنے سے بہت منافع حاصل ہوتے ہیں۔ ایک مرتبہ سرور دو عالم ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چند وصیتیں فرمائیں۔ جن میں ایک یہ ہے کہ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّهُ ذِكْرٌ لَّكَ فِي السَّمَآءِ وَنُوْرٌ لَّكَ فِي الْأَرْضِ یعنی تم تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ اس سے آسمان میں تمہارا تذکرہ ہوگا اور زمین میں تمہارے لئے نور ہوگا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۱۵)

آخری منزل پر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز قرآن والے سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور (جنت کے درجات) میں چڑھتا جا کیونکہ تیری منزل اس آیت کے پاس ہے جس کو تو سب سے آخر میں پڑھے (مشکوٰۃ) یعنی چڑھتے چڑھتے جہاں تیری قرأت ختم ہوگی وہیں تیری منزل ہے لہٰذا جس کو جتنا قرآن شریف یاد ہوگا اتنا ہی اس کو بلند درجہ ملے گا۔

ویران گھر

حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے دل میں قرآن کا کچھ حصہ (بھی) نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ (ترمذی)

فائدہ: معلوم ہوا کہ دل ایک عمارت ہے جس کی آبادی قرآن شریف سے ہے۔

قابل رشک

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رشک صرف دو آدمیوں پر ہے ایک وہ جس کو خدا نے قرآن دیا سو وہ

اس میں رات دن لگا رہتا ہے۔ نمازوں میں پڑھتا ہے تلاوت کرتا ہے اس پر عمل کرتا ہے۔ دوسرے وہ جس کو خدا نے مال دیا سو وہ اس میں سے رات دن رضائے مولا میں خرچ کرتا رہتا ہے۔ (بخاری)

سورۃ الفاتحہ

سورۃ الفاتحہ قرآن مجید کی پہلی سورت ہے جو بہت بڑی فضیلت والی سورت ہے ایک حدیث میں اس کو قرآن کی سب سے بڑی سورت فرمایا ہے۔ (بخاری) لمبی سورتیں تو اور بھی ہیں مگر عظمت کے اعتبار سے یہ سب سے بڑی ہے اس کی بہت برکات ہیں نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے ایک حدیث میں فرمایا کہ سورہ فاتحہ جیسی سورہ نہ تو توریت میں نازل ہوئی نہ انجیل میں، نہ زبور میں، نہ قرآن میں۔ (ترمذی)

سورۂ فاتحہ کا ورد رکھنا، دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے نوازے جانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ سورۃ فاتحہ میں ہر مرض سے شفا ہے (دارمی) سورۃ فاتحہ کے دس نام ہیں جن میں سے ایک نام کافیہ اور دوسرا شافیہ ہے اس کو پڑھتی رہا کرو، بچوں کو سکھاؤ اور پڑھو اور پڑھاؤ۔

سورۂ بقرہ اور آل عمران کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت سرور دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ (یعنی گھروں میں ذکر و تلاوت کا چرچا رکھو اور ذکر و تلاوت سے خالی رکھ کر گھروں کو قبرستان نہ بنادو کہ جیسے وہاں ذکر و تلاوت کی فضا نہیں ایسے ہی تمہارے گھر بھی اس سے خالی ہو جائیں اور زندہ لوگ مردوں کے مشابہ بن جائیں) پھر فرمایا کہ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ (مسلم شریف)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے لوگوں کے لئے (جو اسے پڑھتے پڑھاتے ہیں اور اس کی تلاوت کا ذوق رکھتے ہیں) سفارشی بن کر آئے گا پھر فرمایا کہ دو روشن سورتیں پڑھو (یعنی) سورۃ بقرہ اور آل عمران کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن دو سائبانوں کی طرح آئیں گی اور اپنے لوگوں کو بخشوانے اور درجے بلند کرانے کے لئے خدائے پاک کے حضور میں خوب زوردار سفارش کریں گی۔ پھر فرمایا کہ سورۂ بقرہ کو پڑھو کیونکہ اس کا حاصل کرلینا باعث برکت ہے اور اس کا چھوڑ دینا باعث حسرت ہے اور یہ باطل والوں کے بس کی نہیں۔ (مسلم شریف)

آیۃ الکرسی کی فضیلت

آیۃ الکرسی بھی سورۂ بقرہ کی ایک آیت ہے جو تیسرے پارے کے پہلے صفحہ پر ہے اس کے پڑھنے کی بہت فضیلت آئی ہے ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ بتاؤ اللہ کی کتاب میں کون سی آیت سب سے زیادہ بڑی ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ و رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے پھر یہی سوال کیا تو انہوں نے عرض کیا کہ سب سے بڑی آیت یہ ہے: اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (آخر تک) یہ سن کر ان کی تصدیق فرماتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا تم کو علم مبارک ہو۔ (مسلم شریف)

بعض احادیث میں آیۃ الکرسی کو تمام آیات قرآنیہ کی سردار فرمایا۔ (حصن حصین)

ایک حدیث میں ہے کہ جب تم رات کو سونے کے لئے اپنے بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ آخر تک پڑھ لو۔ اگر ایسا کرلوگے تو اللہ کی طرف سے تمہارے اوپر ایک نگراں مقرر ہو جائے گا۔ اور تمہارے قریب شیطان نہ آئے گا۔ (بخاری شریف)

فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی

فرض نماز کے بعد بھی سورۂ آیۃ الکرسی پڑھنی چاہئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص ہر (فرض) نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لے اس کو جنت میں جانے کے لئے موت ہی آڑ بنی ہوئی ہے اور جو شخص اس آیت کو اپنے بستر پر لیٹتے وقت پڑھ لے تو اللہ اس کے گھر میں اور پڑوسی کے گھر میں اور آس پاس کے گھروں میں امن رکھے گا۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

شیطان کے اثر، آسیب، بھوت پریت سے بچنے کیلئے آیۃ الکرسی کا پڑھنا مجرب ہے۔

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں (آمن الرسول سے لے کر ختم سورہ تک) ان کے پڑھنے کی بھی بہت فضیلت ہے آخری آیت میں دعائیں ہیں جو بہت ضرورت کی دعائیں ہیں اور ان دعاؤں کی قبولیت کا وعدہ بھی ہے حضور اقدس ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ اس وقت آسمانوں کا ایک دروازہ کھولا گیا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا تھا۔ اس دروازے سے ایک فرشتہ نازل ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک فرشتہ نازل ہوا ہے جو آج سے پہلے زمین کی طرف کبھی نازل نہیں ہوا، اس فرشتہ نے آپ کو سلام کیا اور کہا آپ خوشخبری قبول فرمائیں ایسی دو چیزوں کی جو سراپا نور ہیں آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

❶ فاتحہ الکتاب (یعنی سورۂ الحمد شریف)

❷ سورۂ بقرہ کی آخری آیات (ان دونوں میں دعائیں ہیں) اللہ کا یہ وعدہ ہے کہ ان میں سے دعاء کا جو بھی حصہ آپ پڑھیں گے اس کے مطابق اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور عطا فرمائیں گے۔ (مسلم شریف)

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھنا

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھ لیں تو یہ آیات اس کے لئے کافی ہوں گی (یعنی رات بھر یہ شخص جن و بشر کی شرارتوں سے محفوظ رہے گا، ہر ناگوار چیز سے اس کی حفاظت ہوگی)۔ (بخاری و مسلم)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو آیتیں نازل فرمائی ہیں جن پر سورۂ بقرہ ختم کی ہے جس کسی گھر میں تین رات پڑھی جائیں گی تو شیطان اس گھر کے قریب نہ آئے گا۔ (ترمذی و دارمی)

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سورۂ بقرہ کے ختم پر جو آیتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے خزانوں سے دی ہیں جو عرش کے نیچے ہیں۔ (ان میں جو دعائیں ہیں ایسی جامع ہیں کہ) انہوں نے دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی نہیں چھوڑی جس کا سوال ان میں نہ کیا ہو۔ (مشکوۃ شریف)

جمعہ کے دن سورۂ آل عمران کی تلاوت کرنا

حضرت مکحول تابعیؒ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ آل عمران جمعہ کے دن پڑھ لے اس کے لئے رات آنے تک فرشتے دعاء کرتے رہیں گے۔ (مشکوۃ شریف)

سورۂ یٰسین شریف کی فضیلت

حضرت عطاء بن ابی رباحؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے دن کے اول حصہ میں سورۂ یٰسین شریف پڑھ لی اس کی حاجتیں پوری کردی جائیں گی۔ (مشکوۃ شریف)

ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے سورۂ یٰسین اللہ کی

رضا کی نیت سے پڑھی اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے لہٰذا تم اسے اپنی موتی کے پاس پڑھا کرو (مشکوٰۃ شریف) یعنی جس کی موت کا وقت قریب ہوا سکے پاس بیٹھ کر پڑھو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے جس نے یٰسین (ایک مرتبہ) پڑھی اللہ اس کے پڑھنے کی وجہ سے اس کے لئے دس مرتبہ پورا قرآن شریف پڑھنے کا ثواب لکھ دے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

سورۂ کہف کی فضیلت

سورۂ کہف پندرہویں پارے کے آدھے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سے شروع ہوتی ہے اس سورۃ کے پڑھنے کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھ لی اس کے لئے دونوں جمعوں کے درمیان نور روشن رہے گا۔ (بیہقی فی الدعوات الکبیر) یعنی اس کا دل منور رہے گا۔ یا یہ مطلب ہے کہ جمعہ کے دن ایک بار اس کے پڑھ لینے سے اس کی قبر میں بقدر ایک ہفتہ کے روشنی رہے گی۔ اگر کوئی ہر جمعہ کو پڑھ لیا کرے تو اسے موت کے بعد بھی نور ہی نور نصیب ہو گا۔ (گو تمام اعمال صالحہ روشنی کا سبب ہیں)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے سورۂ کہف کے اول کی تین آیات پڑھ لیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ (رواہ الترمذی وقال حسن صحیح)

سورۂ تبارک الذی اور الم سجدہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف میں ایک سورت ہے جس میں تیس آیات ہیں، اس نے ایک شخص کی یہاں تک سفارش کی کہ وہ بخش دیا گیا، یہ سورت تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ہے (جو انتیسویں پارہ کی پہلی سورت ہے)۔ (ترمذی، نسائی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ رات کو اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ سورۂ الم تنزیل اور سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک نہ پڑھ لیتے تھے۔ (ترمذی دارمی)

دو سورتیں عذاب قبر سے بچانے والی

سورہ الم تنزیل اکیسویں پارہ میں ہے جسے الم سجدہ بھی کہتے ہیں یہ سورۂ لقمان اور سورۂ احزاب کے درمیان ہے سورۂ تَبٰرَكَ الَّذِیْ اور الٓمّٓ سجدہ کو قبر کے عذاب سے بچانے میں خاص دخل ہے جیسا کہ چغلی اور پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہ کرنے کو قبر کا عذاب لانے میں زیادہ دخل ہے۔

حضرت خالد بن معدانؒ (تابعی) نے فرمایا کہ مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ ایک شخص سورۂ الم سجدہ کو پڑھا کرتا تھا اس کے سوا (بطور ورد) کوئی دوسری سورت نہ پڑھتا تھا اور تھا بھی بہت گنہ گار جب قبر میں عذاب ہونے لگا تو اس سورت نے اس شخص پر اپنے پر پھیلا دئے اور عرض کیا کہ اے رب اس کی مغفرت فرما دے کیونکہ یہ مجھے زیادہ پڑھا کرتا تھا، چنانچہ خداند قدوس نے اس کی سفارش قبول فرمائی اور فرمایا کہ اس کے لئے ہر گناہ کے بدلے ایک ایک نیکی لکھ دو اور ایک درجہ بلند کر دو۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کی جانب سے قبر میں جھگڑا کرے گی اور اللہ پاک سے عرض کرے گی کہ اے اللہ اگر میں تیری کتاب سے ہوں تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اگر میں تیری کتاب سے نہیں ہوں تو مجھے اپنی کتاب سے مٹا دے۔ یہ بھی فرمایا کہ یہ سورت پرندے کی طرح اپنے پر پھیلا دے گی اور سفارش

کرے گی اور عذاب قبر سے بچائے گی جو جو کچھ فضیلت سورۃ الم سجدہ کی بتائی یہ فضیلت اور خصوصیت سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک کی بھی بتائی ہے (مشکوٰۃ عن الدارمی)

ایک حدیث میں ہے کہ ایک صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگالیا انہیں پتہ نہ تھا کہ یہاں قبر ہے وہاں سے ان کو سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھنے کی آواز آئی، پڑھنے والے نے جو صاحب قبر تھا یہ سورۃ پڑھتے پڑھتے ختم کردی۔ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ یعنی یہ سورت عذاب کو روکنے والی ہے اللہ کے عذاب سے اسے نجات دلادے گی۔ (ترمذی)

سورۃ الحشر کی آخری تین آیتیں

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کو تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھ کر سورۃ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھ لیوے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادیں گے جو اس دن شام تک اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہیں گے اور اگر اس دن میں مرجائے گا تو شہید ہونے کا درجہ پائے گا اور جس نے یہ عمل شام کو کرلیا۔ تو اس کو بھی یہی نفع ہوگا (یعنی صبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہیں گے اور اگر اس رات میں مرجائے گا تو شہادت کا درجہ پائے گا)۔ (ترمذی دارمی)

سورۃ حشر اٹھائیسویں پارہ میں ہے اس کی آخری تین آیتیں هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سے ختم سورۃ تک ہیں۔ تلاش کرکے نکال لو سمجھ میں نہ آئے تو کسی حافظ سے پوچھ لو۔

سورۃ اذا زلزلت، قل یا ایہا الکافرون اور سورہ اخلاص

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سورۃ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ نصف قرآن کے برابر ہے اور سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورۃ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی)

سورۃ اخلاص کی مزید فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے روزانہ دو سو مرتبہ سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ط پڑھ لی اس کے پچاس سال کے گناہ (صغیرہ) اعمال نامہ سے مٹادئے جائیں گے۔ ہاں اگر اس کے اوپر کسی کا قرض ہو تو وہ معاف نہ ہوگا۔ (ترمذی) نیز حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص بستر پر سونے کا ارادہ کرے اور داہنی کروٹ پر لیٹ کر سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ط پڑھ لے تو قیامت کے دن اللہ جل شانہ کا ارشاد ہوگا کہ اے میرے بندے تو اپنی داہنی جانب سے جنت میں داخل ہوجا۔ (ترمذی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک شخص کو سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ط پڑھتے ہوئے سن لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا (اس کے لئے) واجب ہوگئی۔ میں نے پوچھا کیا؟ فرمایا: جنت۔ (ترمذی ونسائی)

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سورت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سے محبت رکھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اس کی محبت نے تجھے جنت میں داخل کردیا (ترمذی) حضرت سعید بن المسیبؒ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دس مرتبہ سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ لی اس کے لئے جنت میں ایک محل بنادیا جائے گا۔ اور جس نے بیس مرتبہ پڑھ لی۔ اس کے لئے جنت میں دو محل بنادئے جائیں

گے۔ اور جس نے تیس مرتبہ پڑھ لی اس کے لئے جنت میں تین محل بنا دئے جائیں گے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ کی قسم اس صورت میں تو ہم اپنے بہت زیادہ محل بنالیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ بہت بڑا داتا ہے جتنا عمل کرلوگے اس کے پاس اس سے بہت زیادہ انعام ہے۔ (دارمی مرسلاً)

سورۂ الھکم التکاثر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تم سے یہ نہیں ہوسکتا کہ روزانہ ہزار آیات پڑھ لو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کسے طاقت ہے کہ روزانہ ہزار آیات (پابندی سے بلا ناغہ) پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم سے یہ نہیں ہوسکتا کہ سورۂ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ط پڑھ لو۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

یہ سورتیں قرآن مجید کی آخری دو سورتیں ہیں ان کو معوذتین کہتے ہیں ان کی بڑی فضیلت آئی ہے تکلیف دینے والی چیزوں اور مخلوق کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے لئے ان کا پڑھنا بہت ہی زیادہ نافع اور مفید ہے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سرور عالم ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھا کہ اچانک آندھی آگئی اور سخت اندھیرا ہوگیا حضور اقدس ﷺ سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کے ذریعہ اس مصیبت سے اللہ کی پناہ مانگنے لگے یعنی ان کو پڑھنے لگے اور فرمایا کہ عقبہ ان سورتوں کے ذریعہ اللہ کی پناہ حاصل کرو کیونکہ ان جیسی اور کوئی چیز نہیں ہے جس کے ذریعہ کوئی پناہ لینے والا پناہ حاصل کرے۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم ایسی رات میں جس

میں بارش ہو رہی تھی اور سخت اندھیری بھی تھی۔ حضور اقدس ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے۔ چنانچہ ہم نے آپ ﷺ کو پالیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہو۔ میں نے عرض کیا۔ کیا کہوں، فرمایا جب صبح ہو اور شام ہو سورۃ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین بار پڑھ لو۔ یہ عمل کرلوگے تو ہر ایسی چیز سے تمہاری حفاظت ہوجائے گی جس سے پناہ لی جاتی ہے (یعنی ہر موذی اور ہر شر اور ہر بلا سے محفوظ ہوجاؤ گے)۔ (ترمذی)

بات یہ ہے کہ جب کوئی شخص سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھتا ہے تو ہر اس چیز کے شر سے اللہ کی پناہ لیتا ہے جو اللہ نے پیدا کی ہے۔ اور رات کے شر سے بھی پناہ لیتا ہے اور گرہوں میں دم کرنے والی عورتوں کے شر سے بھی پناہ لیتا ہے جو جادو کرتی ہیں اور حسد کرنے والے کے شر سے بھی پناہ لیتا ہے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھنے والا سینوں میں وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے پناہ لیتا ہے۔ اتنی چیزوں کے شر سے بچنے کے لئے دعا کی جاتی ہے اسی لئے یہ دونوں سورتیں ہر طرح کے شر اور بلا اور مصیبت اور جادو ٹونہ ٹوٹکہ سے محفوظ رہنے کے لئے مفید ہیں اور مجرب ہیں ان کو اور سورۂ اخلاص کو صبح شام تین تین بار پڑھے اور دیگر اوقات میں بھی ورد رکھے کسی بچے کو تکلیف ہو۔ نظر لگ جائے تو ان دونوں کو پڑھ کر دم کرے یا ان کو لکھ کر گلے میں ڈال دے۔ بچوں کو یاد کرادیں، دکھ تکلیف میں ان سے بھی پڑھوائیں۔

رات کو سوتے وقت کرنے کا ایک عمل

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ روزانہ رات کو جب حضور اقدس ﷺ بستر پر تشریف لاتے تو سورۃ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر ہاتھ کی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ان میں اس طرح پھونک مارتے تھے کہ کچھ تھوک بھی پھونک کے ساتھ نکل جاتا تھا پھر

دونوں ہتھیلیوں کو پورے بدن پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیر لیتے تھے یہ ہاتھ پھیرنا سر اور چہرے اور سامنے کے حصہ سے شروع فرماتے تھے اور یہ عمل تین بار فرماتے تھے (بخاری)

بیماری کا ایک عمل

نیز حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ بیان فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کو جب کوئی تکلیف ہوتی تھی تو اپنے جسم پر سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر دم کیا کرتے تھے (جس کا طریقہ ابھی اوپر گزرا ہے) پھر جس مرض میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی اس میں میں یہ کرتی تھی کہ دونوں سورتیں پڑھ کر آپ کے ہاتھ پر دم کر دیتی تھی پھر آپ کے ہاتھ کو آپ کے جسم پر پھیر دیتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

دم صرف پھونکنے کو نہیں کہتے دم یہ ہے کہ پھونک کے ساتھ تھوک کا بھی کچھ حصہ نکل جائے۔

حفظ قرآن کی ضرورت اور اہمیت

قرآن مجید بہت بڑا معجزہ ہے اور کئی اعتبار سے معجزہ ہے اس کا ایک کھلا ہوا معجزہ جو ہر مسلم اور غیر مسلم کے اور ہر دوست و دشمن کے سامنے ہے یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے اور جوان اور بڑی عمروں کے لوگ اس کو حفظ یاد کر لیتے ہیں۔ قرآن کا حفظ ہونا اچھا ذہن اور قوی دماغ ہونے پر موقوف نہیں، بڑے بڑے ذہین اور حافظے کی قوت رکھنے والے اپنی زبان میں لکھی ہوئی کتاب کے پچاس صفحے بھی یاد نہیں کر سکتے اور روزانہ تھوڑا سا وقت لگانے سے قرآن مجید کند ذہن والوں کو یاد ہو جاتا ہے جو اپنی زبان میں بھی نہیں ہے جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہے کہ قرآن دنیا میں ہے اس کے حفظ کرنے کرانے والے بھی رہیں گے جو شخص یا جو کنبہ اور جو برادری اور جو علاقہ اس کی جانب سے غفلت برتے گا خود اس کی خیر سے محروم رہے گا قرآن کے یاد رکھنے والے ادارے

اور سینوں میں اٹھانے والے ہمیشہ رہیں گے اور اس کے فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے رہیں گے اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے کہ قرآن مجید کے ہم محافظ ہیں یہ وعدہ اس طرح پورا ہوتا رہا ہے کہ ہمیشہ سے اس کے یاد رکھنے والے موجود رہے ہیں اور موجود رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ہمیں چاہئے کہ قرآن کی طرف بڑھیں تا کہ اس کی برکتوں سے مالا مال ہوں اپنی اولا کو قرآن مجید حفظ کرانے کی بلیغ کوشش کریں۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے قرآن شریف پڑھا اور اس کو خوب یاد کر لیا اور اس کے حلال کو حلال رکھا اور اس کے حرام کو حرام رکھا تو خدا تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دے گا اور اس کے گھر والوں میں سے دس ایسے لوگوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول فرمائے گا جن کے لئے دوزخ میں جانا واجب ہو چکا ہو گا۔ (ترمذی)

حلال کو حلال رکھا اور حرام کو حرام رکھا اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن نے جن چیزوں کو حلال بتایا ہے ان کو حلال سمجھ کر ان پر عمل کیا اور جن چیزوں کو حرام کیا ہے ان کو حرام سمجھ کر ترک کر دیا قرآن کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کی۔

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی بہتر ہو گی جب کہ آفتاب دنیا کے گھروں میں ہو۔ یہ فرما کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِیْ عَمِلَ بِھٰذَا (یعنی جب والدین کے اعزاز و اکرام کا یہ حال ہے تو اب تمہارا کیا خیال ہے اس کے بارے میں جس نے یہ کام کیا یعنی قرآن پڑھا اس پر عمل کیا) (ابو داؤد شریف) یعنی اس کا انعام تو اور زیادہ ہو گا۔

اپنے بچوں کو حفظ میں لگاؤ یہ بہت آسان کام ہے جاہلوں نے مشہور کر دیا ہے کہ

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۠

پارہ نمبر۲ آیت نمبر۱۵۲

قرآن حفظ کرنا لوہے کے چنے چبانے کے برابر ہے یہ بالکل جاہلانہ بات ہے قرآن حافظے سے یاد نہیں ہوتا معجزہ ہونے کی وجہ سے یاد ہوتا ہے۔ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ دنیا کا کام کاج کرتے ہوئے اور اسکول و کالج میں پڑھتے ہوئے بہت سے بچوں نے قرآن شریف حفظ کر لیا بہت سے لوگوں نے سفید بال ہونے کے بعد حفظ کرنا شروع کیا اللہ جلّ شانہٗ نے ان کو بھی کامیابی عطا فرمائی۔

جو بچہ حفظ کر لیتا ہے اس کی قوت حافظہ اور سمجھ میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ آئندہ جو بھی تعلیم حاصل کرے ہمیشہ اپنے ساتھیوں سے آگے رہتا ہے۔ قرآن کی برکت سے انسان دنیا اور آخرت میں ترقی کرتا ہے افسوس ہے کہ لوگوں نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں کوئی قرآن کی طرف بڑھے تو اس کی برکات کا پتہ چلے۔

بہت سے جاہل کہتے ہیں کہ طوطے کی طرح رٹانے سے کیا فائدہ یہ لوگ روپے پیسے کو فائدہ سمجھتے ہیں۔ ہر حرف پر دس نیکیاں ملنا اور آخرت میں ماں باپ کو تاج پہنایا جانا اور قرآن پڑھنے والے کا اپنے گھر کے لوگوں کی سفارش کر کے دوزخ سے بچوا دینا فائدہ میں شمار ہی نہیں کرتے، کہتے ہیں حفظ کر کے ملا بنے گا تو کہاں سے کھائے گا، میں کہتا ہوں کہ حفظ کر لینے کے بعد تجارت اور ملازمت کر لینے سے کون روکتا ہے ملا ہونا تو بہت بڑی سعادت ہے، جسے یہ سعادت مطلوب نہیں وہ اپنے بچے کو حفظ قرآن سے تو محروم نہ کرے جب حفظ کر لے تو اسے دنیا کے کسی بھی حلال مشغلے میں لگا دے اور یہ بات بھی معلوم ہونی چاہئے کہ جتنے سال یہ بچہ حفظ کرے گا اس کے یہ سال دنیوی تعلیم کے اعتبار سے ضائع نہیں ہوں گے کیونکہ حفظ کر لینے والا حفظ سے فارغ ہو کر چند ماہ کی محنت سے چھٹی ساتویں جماعت کا امتحان بآسانی دے سکتا ہے یہ محض دعوی نہیں تجربہ کیا گیا ہے۔ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

ذکر اللہ کے فضائل اور برکات

سورۃ الاحزاب میں ارشاد ہے:

﴿یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰهَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا﴾

"اے ایمان والو تم اللہ کو خوب کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔"

آیت بالا میں اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے کا حکم فرمایا ہے، احادیث شریفہ میں ذکر اللہ کے بہت فضائل وارد ہوئے ہیں، چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

ذاکر ہر بھلائی لے گئے

ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ (ﷺ) کون سے مجاہد کا بڑا اجر ہے آپ نے فرمایا جو ان میں سے خدا تعالیٰ کو بہت یاد کرتا ہو۔ پھر ان صاحب نے دریافت کیا کہ صالحین میں کس کا بڑا اجر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں جو اللہ تبارک وتعالیٰ کو بہت یاد کرتا ہو، پھر ان صاحب نے نمازیوں اور زکوۃ دینے والوں حاجیوں اور صدقہ دینے والوں کے متعلق بھی یہی سوال کیا اور آپ نے یہی جواب دیا۔

یہ سوال و جواب سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطاب کر کے فرمایا کہ اے ابو حفص ذکر کرنے والے تو ہر بھلائی لے اڑے اس پر رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جی ہاں۔ (ترغیب)

اللہ تعالیٰ کی معیت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت تک بندہ کے ساتھ رہتا ہوں جب تک وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ ہلتے رہیں۔ (بخاری)

دل کی صفائی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول خدا ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ہر چیز کی صفائی ہوتی ہے اور دل کی صفائی اللہ کی یاد ہے اور ذکر سے زیادہ کوئی چیز اللہ کے عذاب سے بچانے والی نہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی اس قدر اللہ کے عذاب سے نہیں بچاتا جس قدر ذکر کے ذریعہ بچاؤ ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں جہاد فی سبیل اللہ بھی اس قدر اللہ کے عذاب سے نہیں بچاتا اگرچہ مارتے مارتے مجاہد کی تلوار کیوں نہ ٹوٹ جائے۔

(بیہقی فی الدعوات الکبیر)

دنیا میں دیدار جنّت

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ غافلوں میں ذاکر خدا کی مثال ایسی ہے جیسے (میدان جنگ سے) بھاگ جانے والوں کے بعد کوئی جہاد کرنے والا ہو۔ اور غافلوں میں ذاکر خدا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سبز ٹہنی کسی سوکھے درخت میں ہو اور غافلوں میں ذاکر خدا کی مثال ایسی ہے جیسے اندھیرے میں چراغ رکھا ہو اور غافلوں میں رہتے ہوئے خدا کی یاد میں مشغول رہنے والے کو اللہ زندگی ہی میں اس کا مقام جنت دکھا دے گا اور غافلوں میں خدا کی یاد کرنے والے کی مغفرت ہر فصیح اور ہر اعجم کی تعداد میں

ہوتی ہے۔ (مشکوٰۃ) فصیح سے جن اور انسان اور اعجم سے جانور مراد ہیں۔

اللہ کی بارگاہ میں تذکرہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں بندے کے گمان کے پاس ہوں (جو گمان وہ مجھ سے رکھے) اور اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے سو اگر وہ مجھ کو تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو تنہائی میں یاد کرتا ہوں اور جب مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو جماعت میں یاد کرتا ہوں جو اس کی جماعت سے بہتر ہوتی ہے۔ (بخاری)

"میں بھی اس کو تنہائی میں یاد کرتا ہوں" اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف خود ہی اس کا ذکر کرتا ہوں فرشتوں کے سامنے اس کا ذکر نہیں کرتا اور یہ جو فرمایا کہ "جماعت میں یاد کرتا ہوں جو اس کی جماعت سے بہتر ہوتی ہے" یعنی مقرب فرشتوں اور ارواح مرسلین میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں جو سب مل کر عام انسانوں سے بہتر اور افضل ہیں۔

(طیبی)

"میں بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں" اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے متعلق جو بندہ مغفرت اور عذاب کا گمان کرتا ہے میں ایسا ہی کرتا ہوں اگر وہ یہ گمان رکھتا ہے کہ خدا مجھ کو بخش دے گا تو اس کو بخش دیتا ہوں اور اگر اس کے خلاف گمان رکھتا ہے تو نہیں بخشتا ہوں۔ (لمعات)

ایک روز حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہنے لگے کہ مجھ کو معلوم ہو جاتا ہے جب مجھ کو میرا خدا یاد کرتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا جب میں اس کو یاد کرتا ہوں تو وہ مجھ کو یاد کرتا ہے لہٰذا جب کوئی شخص بارگاہ خداوندی میں اپنا ذکر چاہے وہ خدا کا ذکر شروع کر دے۔

تہجد گزاری کے بدلے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص تم میں سے رات کو جاگ کر تکلیف برداشت کرنے سے عاجز ہو اور مال خرچ کرنے میں بخل کرتا ہو اور دشمن کے ساتھ جہاد کرنے سے بزدلی کرتا ہو اس کو چاہئے کہ اللہ کا ذکر بہت کرے۔ (طبرانی)

بلاخرچ بالانشین

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر ایک شخص کی گود میں روپے ہوں جن کو وہ تقسیم کرتا ہو اور دوسرا شخص خدا کا ذکر کرتا ہو تو یہ ذکر کرنے والا ہی افضل رہے گا۔ (الترغیب)

بستر پر بلند درجے

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ دنیا میں بہت سے لوگ بچھے ہوئے بستروں پر ضرور بالضرور ذکر اللہ کریں گے اور (وہ ذکر) ان کو بلند درجوں میں داخل کردے گا۔ (ترغیب)

دیوانہ بن جاؤ

حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ خدا کا ذکر اس قدر زیادہ کرو کہ لوگ تم کو دیوانہ کہنے لگیں۔ (ایضا)

ریاکاری کی پرواہ نہ کرو

رحمۃ اللعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس قدر اللہ کا ذکر کرو کہ منافق لوگ

تم کو ریا کار کہنے لگیں۔ (ایضا)

نمبر لے گئے

ایک مرتبہ رسول خدا ﷺ کا مکہ شریف کے راستے میں جمدان پہاڑ پر گزر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ چلو یہ جمدان ہے۔ آگے بڑھ گئے (اپنے نفسوں کو) تنہا کرنے والے صحابہ ؓ نے عرض کیا کہ حضرت تنہا کرنے والے کون ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں۔ (مسلم شریف)

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ ؓ کو جواب میں فرمایا کہ ہمیشہ یاد خدا کی حرص کرنے والے اپنے نفسوں کو تنہا کرنے والے ہیں۔ خدا کا ذکر ان کا بوجھ اتار دے گا۔ لہٰذا وہ ہلکے پھلکے (میدان حشر) میں آئیں گے۔ (ترمذی)

اپنے نفسوں کو تنہا کرنے والے، یعنی اپنے ہمعصر لوگوں سے بالکل الگ رویہ رکھنے والے کہ سب لوگ تو دنیاوی بکواس، بیہودہ خرافات اور لایعنی باتوں میں مشغول ہوں مگر وہ لوگ صرف اللہ کی یاد میں وقت گزارتے ہوں۔ (من المرقاۃ)

ندائے مغفرت

حضور سرور عالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب لوگ اللہ کا ذکر کرنے کے لئے جمع ہو جائیں اور ان کی غرض اس سے صرف رضاء خدا ہو تو (خدا کا) منادی آسمان سے آواز دیتا ہے کہ اٹھ جاؤ بخشے بخشائے اور میں نے تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا۔ (ترغیب)

موتی کے منبر

سردار دو جہاں ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ شانہٗ ضرور ایسے

لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہروں پر نور ہوگا۔ (اور) وہ موتیوں کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے اور یہ حضرات نہ نبی ہوں گے نہ شہید ہوں گے (اور) سب لوگ ان پر رشک کرتے ہوں گے (یہ سن کر) ایک اعرابی (رسول خدا ﷺ) کے سامنے دوزانوں بیٹھ گئے اور عرض کیا کہ حضرت ان کے اوصاف بتا دیجئے (تاکہ) ہم ان کو پہچان لیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ حضرات ہوں گے (جن میں کوئی رشتہ ناتہ نہ ہوگا اور) جو مختلف قبیلوں اور مختلف شہروں کے ہوں گے (اور اس کے باوجود) اللہ کے لئے آپس میں محبت کرتے تھے (اور) اللہ کی یاد کے لئے جمع ہوا کرتے تھے۔ (ترغیب)

خیر الدنیا والآخرۃ

رحمت کائنات حضرت رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چار چیزیں جس کو دی گئیں اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائی دیدی گئی (وہ چار چیزیں یہ ہیں) ① شکر گذار دل، ② خدا کا ذکر کرنے والی زبان، ③ بلاء پر صبر کرنے والا بدن، ④ اور اپنے نفس اور اس کے مال کی حفاظت کرنے والی بیوی۔ (ترغیب)

صرف ایک چیز

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ اسلام کی چیزیں تو بہت ہیں (جن کی ذمہ داری بھی) مجھ پر (بہت ہے اور سب کی ادائیگی بھی نہیں ہوتی) لہٰذا مجھ کو آپ ایک ہی چیز بتا دیجئے جس میں لگا رہوں، آپ ﷺ نے فرمایا تیری زبان ہمیشہ یاد خدا میں تر رہے۔ (مشکوٰۃ)

جہاد سے افضل

حضرت سرور عالم ﷺ سے کسی نے سوال کیا کہ قیامت کے روز خدا کے نزدیک

کون شخص سب سے افضل اور سب سے بلند درجے والا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں! (اس پر) ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ذکر کرنے والے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل اور ارفع ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اگر (جہاد کرنے والا) اپنی تلوار سے کافروں ا مشرکوں کو اس قدر مارے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور (وہ شخص یا تلوار) خون میں رنگ جائے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والا ہی افضل رہے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول خدا ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم کو خطاب کر کے) فرمایا کہ کیا تم کو تمہارا وہ عمل نہ بتا دوں جو تمہارے مالک (خداوند عالم) کے نزدیک تمام اعمال سے بہتر اور پاکیزہ ہے اور جو تمہارے درجات کو سب اعمال سے زیادہ بلند کرنے والا ہے اور تمہارے لئے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے اور جو اس سے (بھی) بہتر ہے کہ تم دشمن سے بھڑ جاؤ اور ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟

صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب میں عرض کیا کہ جی ارشاد فرمایئے! آپ نے فرمایا (وہ عمل) اللہ کا ذکر ہے (جو ان سب سے اعلیٰ و افضل ہے)۔ (ترمذی)

دنیا سے رخصت ہونے کے وقت

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول خدا ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی (صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے حاضر ہو کر سوال کیا کہ حضرت سب لوگوں سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا خوشی ہے اس شخص کے لئے جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھے ہوں ان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر عرض کیا سب سے زیادہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا، یہ کہ تو دنیا سے اس حالت میں جدا ہو کہ تیری زبان اللہ کے ذکر میں تر ہو۔ (ترمذی شریف)

جنّت کے باغیچے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے (اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے) ارشاد فرمایا کہ جب جنّت کے باغیچوں پر گزرو تو کھایا پیا کرو! صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ جنّت کے باغیچے کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ذکر کی مجلسیں ہیں۔ (ایضاً)

فائدہ: کھانے پینے کا مطلب یہ ہے کہ ان باغیچوں میں جاکر باغیچوں والوں کے عمل میں شریک ہوجاؤ یعنی ذکر کرنے لگا کرو۔

فرشتوں کے سامنے فخر

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول خدا ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے پاس تشریف لائے (جو بیٹھے ہوئے تھے) آپ نے ان سے دریافت کیا کہ تم کو یہاں کس چیز نے بٹھار کھا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم بیٹھے ہوئے خدا کا ذکر کر رہے ہیں اور اس کی حمد کر رہے ہیں کہ اس نے ہم کو اسلام کی ہدایت دی اور اس کی وجہ سے ہم پر احسان کیا آپ نے فرمایا خدا کی قسم کیا تم کو صرف اسی چیز نے بٹھار کھا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا خدا کی قسم ہم کو صرف اسی چیز نے بٹھار کھا ہے!

آپ نے فرمایا کہ خوب سمجھ لو میں نے تم کو جھوٹا سمجھ کر قسم نہیں کھلائی لیکن بات دراصل یہ ہے کہ (ابھی) میرے پاس جبرئیل آئے تھے اور مجھ کو یہ بتا گئے کہ اللہ عزّوجلّ فرشتوں کے سامنے تم کو فخراً پیش فرمارہے ہیں۔ (مسلم)

عذاب الٰہی سے نجات

رحمۃ اللعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی عمل بندے کو اس قدر خدا کے عذاب

سے نہیں بچاتا جس قدر خدا کی یاد بچاتی ہے۔ (ترمذی عن معاذ)

فائدہ: یعنی سارے نیک اعمال خدا کے عذاب سے نجات دلانے کا ذریعہ ہیں مگر ان سب میں افضل ذکر اللہ ہے جس کے برابر کوئی بھی عمل نہیں۔

عرش الٰہی کے سایہ میں

حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ سات شخص ایسے ہیں جن کو خداوند تعالیٰ اپنے سائے میں رکھے گا جب کہ اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

۱ منصف مسلمان بادشاہ۔

۲ وہ جوان جو اللہ عزوجل کی عبادت میں پلا بڑھا۔

۳ وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے۔

۴ اور وہ دو شخص جنہوں نے آپس میں اللہ کے لئے محبت رکھی اور اسی پر ملاقات کی اور اسی پر جدا ہوئے۔

۵ وہ شخص جس کو کسی صاحب مرتبہ اور حسین عورت نے (برے کام کی) دعوت دی اور اس نے (کورا) جواب دے دیا کہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں۔

۶ وہ شخص جس نے داہنے ہاتھ سے صدقہ کیا اور اس کو پوشیدہ رکھا حتیٰ کہ اس کا بایاں ہاتھ بھی نہیں جانتا کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔

۷ وہ شخص جس نے تنہائی میں خدا کو یاد کیا اور اس کے آنسوں بہ پڑے۔

(بخاری شریف)

مردہ اور زندہ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مثال اس شخص کی جو اپنے رب کو یاد کرے اور اس کی مثال جو اپنے

رب کو یاد نہ کرے زندہ اور مردہ کی مثال ہے۔ (بخاری)

فائدہ: یعنی خدا کی یاد میں مشغول رہنے والا زندہ ہے اور اس سے غافل رہنے والا مردہ ہے ذاکرین کو حیات جاودانی نصیب ہوتی ہے ان کو خدائے تعالیٰ کا خاص تعلق حاصل ہوتا ہے۔ وہ دونوں عالم میں امن وچین کی زندگی بسر کرتے ہیں ؎

ہرگز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

ذاکر کے برعکس وہ لوگ ہیں جن کو دنیا و آخرت کا ہوش نہیں ان کا باطن مردہ اور گندہ اور ظاہر مرجھایا ہوا رہتا ہے بظاہر وہ جاندار معلوم ہوتے ہیں مگر بندگی کی روح سے کورے اور خالی ہوتے ہیں۔

انسانی صورت اور ڈھانچہ ضرور ان کے پاس ہوتا ہے مگر ان کی زندگی بے سود اور بے فائدہ ہوتی ہے جس طرح مردہ کوئی کسب نہیں کرتا اور عملی ترقی کے زینہ پر نہیں چڑھتا اس طرح غیر ذاکر کا حال ہے۔ ان میں سے کبھی کسی کو تھوڑی بہت دنیا تو مل جاتی ہے مگر آخرت کی غفلت ان کو دنیا میں رہتے ہوئے مردہ بنا دیتی ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا جواب

حضور سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے رب نے مجھ پر یہ بات پیش کی کہ (اگر تم چاہو تو) مکہ کے سنگریزوں کو تمہارے لئے سونا بنا دوں! میں نے عرض کیا کہ اے میرے رب (میں) نہیں (چاہتا) لیکن (میں تو یہ چاہتا ہوں) کہ ایک روز پیٹ بھر کر کھالوں اور دوسرے روز بھوکا رہوں سو جب بھوکا رہوں تو تیری طرف عاجزی کروں اور تیری یاد میں لگوں اور جب پیٹ بھر لوں تو تیری حمد کروں اور تیرا شکر کروں۔

(احمد و ترمذی)

کروٹ میں قبول

حضرت رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص پاک ہونے کی صورت میں (یعنی باوضو) اپنے بستر پر پہنچا اور نیند آنے تک اللہ کو یاد کرتا رہا تو رات کو جس وقت بھی کروٹ بدلتے ہوئے اللہ سے کسی دنیا اور آخرت کی بھلائی کا سوال کرے گا تو خدا تعالیٰ وہ بھلائی اس کو ضرور دے گا۔ (مشکوٰۃ عن اذکار النووی)

شیطان کی ناکامی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب انسان اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کو یاد کر لے تو شیطان (اپنے ساتھیوں) سے کہتا ہے کہ (چلو) یہاں نہ رات کو ٹھہر سکتے ہیں اور نہ کھا سکتے ہو۔ اور جب (انسان) اپنے گھر میں داخل ہوا اور داخل ہوتے وقت اللہ کو یاد نہ کیا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ تم (یہاں) رات کو ٹھہرنے میں کامیاب ہوگئے اور جب کھاتے وقت اللہ کو یاد نہ کیا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ تم یہاں رات کو ٹھہرنے اور کھانا کھانے میں کامیاب ہوگئے۔ (مسلم)

نماز فجر اور عصر کے بعد ذکر کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز باجماعت پڑھے پھر سورج نکلنے تک بیٹھا ہوا اللہ کو یاد کرتا رہے پھر دو رکعتیں پڑھ لے تو اس کو پورے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

رسول خدا ﷺ نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک چار زانوں (پالتی مار کر) بیٹھے رہتے تھے اور آپ نے نماز فجر اور نماز عصر کے بعد یاد خدا میں مشغول ہونے کی ترغیب دی

ہے اور اس بارے میں بہت سی فضیلتوں سے باخبر کیا ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا ہے مجھے اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے یہ زیادہ محبوب ہے، کہ ضرور ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ جاؤں جو فجر کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک اللہ کو یاد کرتے رہیں اور چار غلام آزاد کرنے سے مجھ کو یہ بہت زیادہ پسند ہے کہ ضرور ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ جاؤں جو عصر کی نماز سے سورج چھپنے تک اللہ کو یاد کرتے رہیں۔ (ابوداؤد شریف)

دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص فجر کی نماز پڑھ لے پھر بیٹھا بیٹھا سورج نکلنے تک اللہ کو یاد کرتا رہے تو اس کے لئے جنّت واجب ہوگی۔ (الترغیب والترہیب)

ایک مرتبہ رسول خدا ﷺ نے (مجاہدین کا) ایک دستہ نجد کی طرف بھیجا جن کو بہت زیادہ غنیمت کے اموال ہاتھ لگے اور جلد واپس آگئے۔

یہ دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم نے کوئی دستہ ایسا نہیں دیکھا جو اس دستہ کی نسبت زیادہ مال غنیمت لایا ہو اور اس قدر جلدی واپس آیا ہو اس پر رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا میں تجھ کو ایسا شخص نہ بتادوں جو اس دستہ سے بھی زیادہ جلدی واپس ہونے والا اور مال غنیمت حاصل کرنے والا ہو۔ (سنو) یہ وہ شخص ہے جو باجماعت نماز پڑھے پھر سورج نکلنے تک اللہ کو یاد کرتا رہے۔ (ایضاً)

فائدہ: بعض روایات میں ہے کہ جس جگہ نماز فجر باجماعت پڑھی ہو اسی جگہ بیٹھا ہوا ذکر کرتا رہے، عورتیں گھر میں بلا جماعت نماز پڑھتی ہیں وہ بھی ذکر کا اہتمام کریں مصلے پر بیٹھی بیٹھی ذکر کرتی رہیں اور اشراق پڑھ کر اٹھیں اجر عظیم پائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ اگر کسی وجہ سے مصلّی چھوڑنا پڑے تو بھی ذکر کرتی رہیں فجر اور عصر کے بعد ذکر کا خاص وقت ہے اور اس کی بہت ہی فضیلت ہے۔

نفاق سے بری

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے خدا کا ذکر بہت کیا وہ نفاق سے بری ہوگیا۔ (ترغیب عن البیہقی)

مجلس کے آخر میں اٹھنے سے پہلے پڑھنے کی دعاء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا پھر اس میں اس کی بے جا باتیں بہت ہوگئیں، اور اس نے اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ پڑھ لیا:

﴿سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ﴾

"میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔"

تو جو کچھ اس نے اس مجلس میں کہا ہے وہ بخش دیا جائے گا۔

(سنن ترمذی، ص۴۹۵، ابواب الدعوات، باب مایقول اذا قام من مجلسہ)

تشریح: یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کی گئی ہے، سنن ابوداؤد میں حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب مجلس سے کھڑے ہونے کا ارادہ فرماتے تھے تو سب سے آخر میں مذکورہ الفاظ پڑھتے تھے، ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ایسے کلمات پڑھتے ہیں جو پہلے نہیں پڑھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا مجلس میں جو کچھ ہوا ہو

یہ کلمات اس کے لئے کفارہ بن جاتے ہیں۔

حافظ منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے "الترغیب والترہیب" میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب کسی مجلس میں بیٹھے یا نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو چند کلمات ادا فرماتے تھے، میں نے ان کلمات کے بارے میں سوال کیا تو ارشاد فرمایا کہ (ان کلمات کے پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ) (مجلس میں) اگر خیر کی باتیں ہوں گی تو یہ کلمات ان باتوں پر قیامت کے دن تک مہر بن جائیں گے، اور بری باتیں کی ہوں گی تو ان کے لئے کفارہ بن جائیں گے، یہ کلمات وہی ہیں جو اوپر گزرے۔

(رواہ ابن ابی الدنیا والنسائی واللفظ لہما والحاکم والبیہقی)

مجلس سے اٹھنے سے پہلے ان کو ضرور پڑھ لینا چاہئے اور تین مرتبہ پڑھ لے تو بہتر ہے کیونکہ بعض روایات میں یہ عدد مذکور ہے، ذرا سی زبان ہلانے میں کتنا بڑا نفع حاصل ہوتا ہے، فالحمد للہ۔

اور واضح رہے کہ ان کے پڑھنے سے حقوق العباد معاف نہ ہوں گے مثلاً کسی کی غیبت کی یا غیبت سنی، یا چغلی کھائی تو اس کے لئے صاحب حق سے معافی مانگے، اور اگر اس کو خبر نہ ہوئی ہو تو اس کے لئے اتنا زیادہ استغفار کرے کہ دل گواہی دیدے، کہ اس کے بارے میں جو کچھ کہا تھا اس کی تلافی ہوگئی، خوب سمجھ لو۔

ذکر چھوڑنے کی وعیدیں

اب وہ احادیث کریمہ درج کی جاتی ہیں جن میں ذکر اللہ سے غافل ہونے والوں کے لئے وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

مردہ گدھے کے پاس سے اٹھے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ جب کچھ لوگ کسی جگہ (بیٹھے پھر وہاں) سے اٹھ کر کھڑے ہوئے اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ کیا تو وہ گویا مردہ گدھے کو چھوڑ کر اٹھے اور یہ مجلس (آخرت میں) ان کے لئے باعث حسرت ہوگی۔ (احمد، ابوداؤد)

نقصان عظیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی بیٹھنے کی جگہ بیٹھا اور اس نے اس جگہ اللہ کا ذکر نہ کیا تو اللہ جل شانہ کی جانب سے اس کا یہ بیٹھنا اس کے لئے نقصان کا سبب ہوگا، وہ شخص کسی جگہ لیٹا اور اس نے لیٹنے میں (اول سے آخر تک کسی وقت بھی) اللہ کا ذکر نہ کیا تو اس کا یہ لیٹنا اللہ کی جانب سے نقصان کا باعث ہوگا۔ (ابوداؤد شریف) اور جو شخص کسی جگہ چلا اور اس چلنے کے درمیان اللہ کا ذکر نہیں کیا تو اس کے لئے یہ چلنا نقصان کا سبب ہوگا۔

(زادہ فی الترغیب)

ہر بات وبال ہے مگر

حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رحمۃ اللعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انسان کی ہر بات اس کے لئے وبال ہے (اور) اس کے لئے نفع کی چیز نہیں ہے مگر (نفع کی چیزیں یہ ہیں) ① کسی بھلائی کا حکم کرنا۔ ② کسی برائی سے روک دینا۔ ③ یا اللہ جل شانہ کا ذکر کرنا۔ (ترمذی شریف)

دل کی سختی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ مت بولا کرو کیونکہ ذکر اللہ کے بغیر زیادہ

بولنا قساوت قلبی یعنی دل کی سختی کا سبب ہے اور بلاشبہ لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ سے دور وہی دل ہے جو سخت ہے۔(رواہ الترمذی)

لعنت سے کون محفوظ ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خبردار بلاشبہ ساری دنیا ملعون ہے اور اس میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور جو ذکر اللہ کے تابع ہو اور عالم دین اور (دین کا) طالب علم۔(ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ دنیا کی ہر چیز مردود ہے اللہ جل شانہٗ کی رحمت سے دور ہے بارگاہ خداوندی میں نامقبول ہے خواہ کیسی ہی زیب وزینت کے ساتھ بنی ہوئی ہو اور اہل دنیا کو کیسی ہی بھائی ہو البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وہ چیزیں خداوند قدوس کے یہاں مقبول ہیں جو ذکر اللہ کے تابع ہوں یعنی اللہ کی نافرمانبرداری اور خوشنودی کے لئے جو کچھ ہو وہ سب مقبول بارگاہ ہے جیسے اللہ کی رضا کے لئے حلال مال خرچ کرنا، دینی مدرسہ کھولنا مسجد بنانا، غریبوں کو کھانا کھلانا کتابیں لکھنا بال بچوں کی پرورش کرنا، ماں باپ کے حقوق ادا کرنا وغیرہ وغیرہ نیز دین کا عالم دین اور دین کا طالب علم بھی لعنت خداوندی سے محفوظ ہے اور خداوند عالم کے یہاں مقبول و محبوب ہے، علماء نے بتایا ہے کہ جو شخص بھی اللہ کی فرمانبرداری میں لگا ہوا ہے وہ ذاکر ہے یعنی زبان سے یا دل سے یا عمل سے اللہ کے کام میں یا اللہ کے نام میں جو مشغول ہے وہ ذاکر ہے، غافلوں میں شمار نہیں جَعَلَنَا اللّٰہُ مِنَ الذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَاحْشُرْنَا مَعَ الذَّاکِرِیْنَ الصَّالِحِیْنَ۔

کوئی مجلس ذکر اللہ اور صلوٰۃ وسلام سے خالی نہ رہنے دیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے جس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا اور اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجا، تو یہ مجلس ان کے لئے سراپا نقصان ہوگی، اب اللہ چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو ان کو بخش دے۔" (مشکوٰۃ ص۱۹۸ ترمذی)

اس حدیث میں ارشاد فرمایا ہے کہ ہر مجلس میں اللہ کا ذکر کریں، اور اس کے نبی پاک ﷺ پر درود بھیجیں، جو مجلس ان دونوں چیزوں سے خالی ہوگی وہ نقصان کا باعث ہوگی، ایک حدیث میں ہے کہ جو لوگ کسی ایسی مجلس سے کھڑے ہوئے جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا وہ ایسے ہیں جیسے مردہ گدھے کی نعش کے پاس بیٹھے تھے اس کو چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور یہ مجلس ان کے حق میں حسرت کا باعث ہوگی، (رواہ ابوداؤد) اور ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ جنتیوں کو کوئی حسرت نہ ہوگی سوائے اس کے کہ کوئی گھڑی دنیا میں اللہ کے ذکر کے بغیر گزر گئی تھی۔(حصن حصین)

حدیث بالا میں صرف مجلس کا ذکر ہے، اور بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ جو شخص کسی جگہ لیٹا اور اس لیٹنے کی جگہ اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا تو یہ لیٹنا اللہ کی طرف سے اس کے لئے سراسر نقصان ہے، اور جو شخص کسی چلنے کی جگہ میں چلا، جس میں اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا، تو یہ چلنا اس کے لئے اللہ کی طرف سے سراسر نقصان ہوگا۔

(الترغیب والترہیب)

مؤمن بندوں کو چاہئے کہ جہاں کہیں ہوں اور جس جگہ بھی بیٹھیں یا لیٹیں یا چلیں، خواہ تھوڑی ہی دیر کا لیٹنا، بیٹھنا یا چلنا ہو کچھ نہ کچھ اللہ کا ذکر کر لیا کریں۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ

پارہ نمبر ۲۱ آیت نمبر ۴۵

سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر کا ورد رکھنے کے فضائل

ہر عیب اور نقصان سے اللہ جلّ شانہٗ پاک ہے اس کے بیان کرنے کو تسبیح کہا جاتا ہے اور اللہ جلّ شانہٗ تمام صفات کمال سے متصف ہے اور تعریف ہی کا مستحق ہے اس کے بیان کرنے کو تَحْمِیْد کہا جاتا ہے اور اللہ کی بڑائی بیان کرنے کو (کہ وہ سب سے بڑا ہے) تَکْبِیْر کہا جاتا ہے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اس کو تَھْلِیْل کہا جاتا ہے، سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ میں چاروں چیزیں یعنی تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور تہلیل بیان کی جاتی ہیں۔

جنّت میں داخلہ

حضور پرنور سرور دو عالم ﷺ نے (ایک مرتبہ) ارشاد فرمایا کہ جس نے اخلاص کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ لیا وہ جنّت میں داخل ہوگا۔

کسی نے عرض کیا کہ اس کا اخلاص کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا اخلاص یہ ہے کہ پڑھنے والے کو خدا کی منع کی ہوئی چیزوں سے روک دے۔ (طبرانی)

یعنی اس کلمہ کو اخلاص کے ساتھ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو خوب سمجھ کر پڑھے اور سچے دل سے یقین کے ساتھ خدا کے معبود ہونے کا اقرار کرے اور یہ یقین کرے کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے قدرت والا ہے شدید العقاب اور سریع الحساب ہے، اس کا پختہ یقین کرنے سے گناہ سرزد نہ ہوں گے۔

عرش تک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ جب بھی کوئی شخص اخلاص کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے گا تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دئے جائیں گے یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جائے گا جب تک کہ بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ تک پہنچنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تسبیح (سبحان اللہ) نصف میزان ہے اور الحمد للہ ترازو کو بھر دیتا ہے اور لا الہ الا اللہ کے لئے کوئی پردہ نہیں ہے حتیٰ کہ وہ خدا کے پاس پہنچے گا (ایضاً) سبحان اللہ نصف میزان ہے یعنی قیامت کے روز سبحان اللہ کا ثواب نصف ترازو کو بھر دے گا اور الحمد للہ کا ثواب پوری ترازو کو بھر دے گا۔

مشکوٰۃ شریف (کتاب الطہارۃ) میں ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ الحمد للہ ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ والحمد للہ بھر دیتے ہیں زمین و آسمان کے درمیان کو۔ (الحدیث عن المسلم)

دنیا ومافیہا سے افضل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسو اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا ان تمام چیزوں سے پیارا ہے جن پر سورج نکلتا ہے۔ (مسلم)

یعنی اس کا ایک بار پڑھ لینا اس سب سے بہتر ہے۔ جو آسمان کے نیچے ہے۔

روزانہ ہزار نیکیاں

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ (ایک مرتبہ) ہم رسول

خدا ﷺ کے پاس موجود تھے آپ نے فرمایا کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ہزار نیکیاں روزانہ کما لو؟ یہ سن کر حاضرین مجلس میں سے ایک سائل نے سوال کیا ہم سے کوئی شخص کیسے ہزار نیکیاں کمائے؟ آپ نے فرمایا جو سو مرتبہ سبحان اللہ کہہ لے تو اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے ہزار گناہ (صغیرہ) ختم کر دیئے جائیں گے۔
(مسلم)

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہدایت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ذکر فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوند عالم سے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجئے جس کے ذریعہ (وظیفہ کے طور پر) آپ کو یاد کیا کروں اور آپ کو پکاروں۔

رب العالمین جلّ مجدہٗ نے ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا کرو۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار اس کو تو تیرے سب ہی بندے پڑھتے ہیں اور میں تو ایسی چیز چاہتا ہوں جو خاص آپ مجھ کو بتائیں رب تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ (اس کلمہ کو معمولی نہ سمجھو) ساتوں آسمان اور جو میرے علاوہ ان کے آباد کرنے والے ہیں اور ساتوں زمینیں اگر ایک پلڑہ میں رکھ دی جائیں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوسرے پلڑہ میں رکھ دیا جائے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (کا پلڑہ وزنی ہونے کی وجہ سے) ان سب کے مقابلہ میں جھک جائے گا۔

(مشکوٰۃ، المصابیح عن شرح السنۃ)

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے کہ جس رات مجھ کو سیر کرائی گئی (یعنی معراج کی رات میں) میں (حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اے محمد (ﷺ) اپنی اُمت کو میرا سلام کہہ دیجیو، اور ان کو بتلا دیجیو کہ جنت کی اچھی مٹی ہے اور میٹھا پانی ہے اور وہ چٹیل میدان ہے اور اس کے پودے یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سلام کا جواب دینا چاہیے۔

مطلب یہ ہے کہ جنت میں اگرچہ درخت بھی ہیں پھل اور میوے بھی ہیں مگر ان کے لئے چٹیل میدان ہی ہیں جو نیک عمل سے خالی ہیں۔ جنت کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی زمین کھیتی کے لائق ہو اس کی مٹی اچھی ہو، اس کے پاس بہترین میٹھا پانی ہو اور جب اس کو بو دی جائے تو اس کی مٹی میں اپنی صلاحیت اور بہترین پانی کے سینچاؤ کی وجہ اچھے درخت نکل آئیں سو جو شخص یہاں درخت لگائے گا وہاں جا کر پائے گا۔

احد پہاڑ کے برابر

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ روزانہ احد (پہاڑ) کے برابر عمل کر لیا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا وہ کیا عمل ہے؟ فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ احد سے بڑا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ احد سے بڑا ہے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ احد سے بڑا ہے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ احد سے بڑا ہے۔ (ترغیب)

چار کلموں کا انتخاب

حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے سارے کلام سے چار کلام چھانٹے ہیں

سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ جس نے ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہا اس کے لئے بیس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے بیس گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور جس نے ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا تو اس کا بھی یہی ثواب ہے اور جس نے ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا تو اس کا بھی یہی ثواب ہے اور جس نے اپنے دل سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہا اس کے لئے تیس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے تیس گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ترغیب)

ایمان تازہ کیا کرو

ایک حدیث میں ہے کہ سرور عالم ﷺ نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا کہ اپنا ایمان تازہ کیا کرو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ ہم اپنا ایمان کیسے تازہ کریں؟ آپ نے فرمایا کہ کثرت سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا کرو۔ (الترغیب والترہیب)

تین کلمات جن کے پڑھنے کا بے انتہا ثواب ہے

ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ایک دن نماز فجر سے فارغ ہو کر رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے علی الصباح باہر تشریف لے گئے، اس وقت میں اپنے مصلے پر تھی، پھر چاشت کا وقت ہو جانے کے بعد آپ تشریف لائے، اس وقت میں اسی نماز کی جگہ بیٹھی ہوئی تھی، جہاں آپ نے مجھے چھوڑا تھا، آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تم اس وقت سے لے کر اب تک اسی حالت پر ہو، جس پر میں نے تم کو چھوڑا تھا، عرض کیا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا تم سے جدا ہونے کے بعد چار کلمات تین مرتبہ پڑھے ہیں، تم نے جس قدر بھی آج (مسلسل دو تین گھنٹے تک ذکر کیا ہے اگر اس کے مقابلہ میں ان کلمات کو تولا جائے تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہو جائے گا وہ چار کلمات یہ ہیں جن کو تین مرتبہ پڑھا)

1 سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ۔

2 سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ رِضَا نَفْسِہٖ۔

3 سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ زِنَۃَ عَرْشِہٖ

4 سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ۔ (مشکوٰۃ ص۲۰۰ بحوالہ مسلم)

حدیث شریف سے ایک یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ کثرت عمل ہی کثرت ثواب کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ بعض مرتبہ تھوڑا عمل بھی بڑے عمل سے بڑھ جاتا ہے جس کا ثواب زیادہ مل جاتا ہے، چنانچہ ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہنے کا بہت زیادہ ثواب ہے پھر اس ثواب میں بے انتہا اضافہ ہوگیا جب کہ یہ الفاظ بڑھادئے عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ حمد وتسبیح زبان سے ایک مرتبہ نکلی اور اس کی مقدار بڑھانے کے لئے الفاظ بالا بڑھادیئے گئے، سب مسلمان کم از کم صبح وشام ایک ایک تسبیح ان کلمات کی اس طرح پڑھ لیا کریں:

1 سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ۔

"میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں جس قدر اس کی مخلوق ہے۔"

2 سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ رِضَا نَفْسِہٖ۔

"میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں جس سے وہ راضی ہوجائے۔"

3 سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ زِنَۃَ عَرْشِہٖ

"میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں جس قدر اس کے عرش کا وزن ہے۔"

4 سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ۔

"میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں جس قدر اس کی

تعریف کے بے انتہا کلمات لکھنے کی روشنائی ہو۔"

کلمۂ توحید کے فضائل

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے دس مرتبہ یوں کہا:

﴿لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ ط

"کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

تو اس کو ایسے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہوں۔ (صحیح مسلم ج۲ ص۳۴۴)

جب مسلمان شرعی جہاد کرتے تھے تو ان کے پاس لونڈی غلام بھی ہوتے تھے، امیر المؤمنین جہاد میں شریک ہونے والے مسلمانوں پر ان کافرقیدیوں کو بانٹ دیتے تھے، جن کو قید کرلیا جاتا تھا، یہ جہاد کرنے والوں کی ملکیت ہوجاتے تھے، پھر ان میں بہت سے اسلامی اخلاق واعمال سے متاثر ہوکر اسلام قبول کرلیتے تھے، غلام آزاد کرنے کی بڑی فضیلت حدیث شریف میں وارد ہوئی ہے، ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جب کسی نے کسی کو آزاد کردیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ہر عضو کے عوض آزاد کرنے والے کے اعضاء دوزخ سے آزاد فرمادیں گے۔ (بخاری ومسلم)

مذکورہ حدیث میں فرمایا کہ جس نے مذکوہ بالا کلمہ (جسے ہم کلمۂ توحید کہتے ہیں) دس مرتبہ پڑھ لیا، تو اس کو ایسے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہوں، مطلق غلام آزاد کرنے کا بھی بڑا ثواب ہے، لیکن خصوصیت

کے ساتھ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کوئی قسمت کا مارا کفر کی سزا میں غلام بنالیا جائے اور وہ کسی کی ملکیت میں آجائے تو شرف نسبی کی وجہ سے اس کے آزاد کرنے کا ثواب اور زیادہ بڑھ جاتا ہے، اس کلمہ کو دس مرتبہ پڑھنا چاہیں تو دو تین منٹ میں پڑھ سکتے ہیں ذرا سی دیر کے عمل پر اتنا بڑا ثواب عنایت فرمانا اللہ جل شانہٗ کا کتنا بڑا احسان ہے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رات کو (کسی وقت) اس حالت میں بیدار ہو کہ اس کے منہ سے (ذکر کے) الفاظ نکل رہے ہوں اور اس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا، پھر رب اغفر لی کہا، یا فرمایا کہ دعاء کی تو اس کی دعاء قبول ہوگی، پھر اگر وضو کیا اور نماز (تہجد) پڑھ لی تو اس کی نماز قبول کر لی جائے گی۔ (صحیح بخاری وغیرہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط کہے، جس سے اس کا مقصود صرف اللہ کی رضا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو جنات النعیم میں داخل فرمائے گا۔

(رواہ الطبرانی من روایۃ یحیی بن عبداللہ البابلتی وقال المنذری)

اس کلمہ کو کلمۂ توحید اور کلمۂ چہارم کہتے ہیں، جیسا کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کو کلمۂ تمجید اور کلمۂ سوم کہتے ہیں، حدیثوں میں ان کے پڑھنے کی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں، اور ان کے نام یا نمبر عوام میں مشہور ہو گئے ہیں، اور امتیاز کرنے کے لئے اس طرح نام رکھنے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے، کلمۂ توحید کو بہت سے مواقع میں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے، حضور اقدس ﷺ نے حج کے موقع پر جب صفا و مروہ کی سعی فرمائی تو صفا پر اس کلمہ کو پڑھا، اور ان لفظوں کا اضافہ فرمایا، لَآ

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ پھر صفا سے چل کر جب مروہ پہنچے تو وہاں بھی وہی عمل کیا جو صفا پر کیا تھا۔ (صحیح مسلم)

سنن ترمذی میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے بہترین دعاء یوم عرفہ (یعنی حج کے موقع پر عرفات) کی دعاء ہے، اور سب سے بہتر کلمہ جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے (اس موقع پر کہا۔ یہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (حسنہ الترمذی مع انہ قال فی بعض الرواۃ انہ لیس بالقوی عند اھل الحدیث، قال الشوکانی فی تحفۃ الذاکرین واخرجہ ایضا احمد باسناد رجالہ ثقات ولفظہ کان اکثر دعاء رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یوم عرفۃ لا الہ الا اللّٰہ الخ)۔

کلمۂ توحید کے مذکورہ الفاظ کے ساتھ دوسری روایت میں بِیَدِہِ الْخَیْرُ اور یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ اور وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ کا اضافہ بھی وارد ہوا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے بازار میں یہ کہا:

﴿لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾

”کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے، اور اسی کے لئے سب تعریف ہے وہی زندہ فرماتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، اور وہ (ہمیشہ) زندہ ہے اس کو موت نہیں آئے گی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

تو اس کے لئے اللہ جل شانہٗ دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے، اور اس کے دس لاکھ

گناہ معاف فرما دیں گے، اور اس کے دس لاکھ درجات بلند فرما دیں گے اور اس کے لئے جنّت میں ایک گھر بنا دیں گے۔ (رواہ الترمذی، ورواہ الحاکم فی المستدرک وابن ماجہ)

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص نماز مغرب اور نماز فجر سے فارغ ہو کر اپنی جگہ سے ہٹے بغیر (اسی طرح) ٹانگیں موڑے ہوئے (جس طرح التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھا ہے) دس مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھ لے تو ہر مرتبہ کے بدلہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اور اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے، اور یہ کلمات ہر تکلیف سے اور شیطان مردود سے اس کے لئے حفاظت کی چیز بن جائیں گے، اور سوائے شرک کے کوئی گناہ اس کو ہلاک نہ کر سکے گا اور یہ شخص سب سے افضل ہوگا، اِلّا یہ کہ کوئی شخص اس سے بڑھ جائے (یعنی) اس سے زیادہ کہہ لے جو اس نے کہا، عزاہ صاحب المشکوٰۃ الی احمدو کذا المنذری فی الترغیب وقال رجالہ رجال الصحیح غیر شھر بن حوشب و عبدالرحمن بن غنم مختلف فی صحبت وقدردی ھذا الحدیث عن جماعۃ من الصحابۃ اھ) بعض روایات میں ہے کہ ان کلمات کو کسی بات کرنے سے پہلے پڑھ لے اور بعض روایات میں ان کلمات کو نماز عصر سے فارغ ہو کر پڑھنا بھی وارد ہوا ہے۔ (ترغیب)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ پڑھتے تھے:

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا

مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ﴾

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۸۸، عن البخاری ومسلم)

"کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ تو جو کچھ عطا فرمائے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں، اور کسی مال والے کو اس کا مال تیرے فیصلہ کے مقابلہ میں کوئی نفع نہیں دے سکتا۔"

فرض نمازوں کے بعد جو تسبیحات پڑھنے کو بتائی ہیں ان کے پڑھنے کے کئی طریقے وارد ہوئے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۳ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے، اس طرح ننانوے عدد ہو جاتے ہیں، اور سو کا عدد پورا کرنے کے لئے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ایک مرتبہ پڑھ لے۔ (مشکوٰۃ)

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

اس کلمہ کی بہت فضیلت احادیث شریفہ میں وارد ہوئی ہے، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عبداللہ! (یہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام نامی ہے) کیا میں تم کو ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، عرض کیا ضرور ارشاد فرمایئے، آپ ﷺ نے فرمایا وہ کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ہے۔ (صحیح بخاری)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم کو جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتا دوں؟ عرض کیا وہ

کیا ہے؟ فرمایا وہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ہے۔ (ترغیب عن احمد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ کَثِیْرًا وَّلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا، اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا، اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں۔ (اخرجہ الحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بَاقِیَاتُ صَالِحَاتُ (یعنی ایسی چیزوں) کی کثرت کرو (جو باقی رہنے والی ہیں سراپا خیر ہیں) عرض کیا گیا وہ کیا ہیں؟ فرمایا وہ یہ ہیں: اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، (رواہ احمد وابویعلی والنسائی واللفظ لہ وابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح الاسناد کذا فی الترغیب)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط جنّت کے پودے ہیں۔ (رواہ احمد باسناد حسن کمافی الترغیب)

متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے ارشاد نبوی ﷺ منقول ہے کہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ننانوے مرضوں کی دوا ہے، جن میں سب سے سہل غم ہے، (یعنی غم کی تو اس کے سامنے کوئی حقیقت ہی نہیں)۔ (کنز العمال)

فائدہ: عام روایات میں صرف لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط ہی وارد ہوا ہے، البتہ صحیح مسلم کی بعض روایات میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے ساتھ اَلْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ط بھی وارد ہوا ہے، اور دعائے حفظ قرآن جو امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کی ہے اس میں اَلْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ط کا اضافہ ہے۔

فائدہ: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط کا مطلب یہ ہے (جو حضور اقدس ﷺ سے مروی

ہے) کہ گناہوں سے بچنے کا کوئی ذریعہ نہیں، سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ بچالے اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری پر لگنے کی کوئی طاقت نہیں، مگر اللہ کی مدد کے ساتھ، مؤمن بندوں کو محبوب حقیقی کے ذکر میں مزا آتا ہے اور اس سے لذت محسوس ہوتی ہے اور جو لوگ دنیا کی محبت میں پھنسے ہوئے ہیں وہ فرض نماز تک سے جان چراتے ہیں اور دس پانچ مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے بھی گھبراتے ہیں ایسے لوگ ذاکرین کو دیوانہ اور بے وقوف کہتے ہیں اور شیطان کے بہکانے اور نفس کے ورغلانے سے کثرت ذکر کے عمدہ ترین مشغلہ میں لگنے والوں کو رہبانیت کا طعنہ دیتے ہیں، قرآن مجید میں کثرت ذکر کا حکم ہے اور حضور اقدس ﷺ نے اس پر عمل کر کے دکھایا اور اپنی اُمت کو اس کی ترغیب دی اور زندگی بھر کے احوال اور اوقات کے مطابق دعائیں سکھائیں۔ اگر یہ رہبانیت ہوتی تو آپ ﷺ کثرت ذکر میں خود کیوں لگتے اور اپنی امت کو اس میں کیوں لگاتے۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی

وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا
رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ یُمَتِّعْکُمْ
مَّتَاعًا حَسَنًا ۝

پارہ نمبر ۱۱ آیت نمبر ۳

استغفار کی اہمیت اور فضیلت

چونکہ بندوں سے بکثرت چھوٹے بڑے گناہ صادر ہوتے رہتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں وہ بھی صحیح طریقہ پر ادا نہیں ہوتی ہیں اور شروع سے آخر تک ہر عبادت میں کوتاہیاں ہوتی رہتی ہیں، نیز مکروہات کا ارتکاب ہوتا ہے اور فرائض وواجبات کی ادائیگی کماحقہ ادا نہیں ہوپاتی اس لئے ضروری ہے کہ استغفار کی زیادہ کثرت کی جائے۔

استغفار گناہوں کی مغفرت طلب کرنے کو کہتے ہیں، جب کوئی شخص دنیا میں کثرت سے استغفار کرے گا تو قیامت کے دن اپنے اعمال نامہ میں بھی اس کا اثر پائے گا اور اس کی وجہ سے وہاں گناہوں کی معافی اور نیکیوں کے انبار دیکھے گا، اس وقت اس کی قدر ہوگی ؎

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش عذر بدر گاہ خدا آورد
ورنہ سزا وار خدا وندیش کس نتوا کہ بجا آورد

"بندہ وہی بہتر ہے جو بارگاہ خداوندی میں اپنے قصوروں کی معذرت پیش کرتا ہے ورنہ اس کی مقدس ذات کے لائق عمل کر کے کوئی بھی عہدہ برآ نہیں ہوسکتا۔"

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کے لئے بہت عمدہ حالت ہے جو (قیامت کے دن) اپنے اعمال نامہ میں خوب زیادہ استغفار پائے۔ (رواہ ابن ماجہ)

اوّل تو گناہوں سے بچنے کا بہت زیادہ اہتمام کرنے کی ضرورت ہے پھر اگر گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ و استغفار کرے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

﴿اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَآءُوْا اسْتَغْفَرُوْا﴾

"اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں فرمادے کہ جب وہ نیک کام کریں تو خوش ہوں اور جب گناہ کر بیٹھیں تو استغفار کریں۔"

درحقیقت حضور ﷺ نے اپنی اُمّت کو تعلیم دینے کے لئے یہ دعا اختیار فرمائی کیونکہ آپ تو معصوم تھے گناہوں سے پاک تھے۔

ایک صحابی نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ ایمان (کی علامت) کیا ہے آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جب تیری نیکی تجھے خوش کرے اور تیری برائی تجھے بری لگے تو (سمجھ لے کہ) تو مؤمن ہے۔ (مشکوٰۃ)

جس طرح نیکی کر کے خوش ہونا چاہئے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل وانعام ہے جس نے نیکی کی توفیق دی اور اس کا احسان ہے کہ اس نے اپنی مرضی کے کام میں مجھے مشغول فرمادیا، اسی طرح گناہ سرزد ہو جانے پر، بہت زیادہ رنجیدہ ہونے کی ضرورت ہے کہ ہائے مجھ سے خالق ومالک کی نافرمانی ہوگئی اور مجھ جیسا حقیر وذلیل مولائے کائنات جل مجدہٗ کے حکم کی خلاف ورزی کر بیٹھا یا اللہ مجھے معاف فرما، درگزر فرما، میری مغفرت فرما، بخش دے، رحمت کو آغوش میں چھپالے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے:

﴿کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَّخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ﴾ ط (مشکوٰۃ)

"یعنی تمام انسان خطا کار ہیں اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو خوب توبہ کرنے والے ہیں۔"

اور واضح ہو کہ اللہ کی بڑی شان ہے، اس کی رحمت سے مایوس کبھی نہ ہوں جتنے بھی زیادہ گناہ ہو جائیں خواہ لاکھ کروڑوں ہوں، اللہ کی مغفرت کے سامنے ان کی کوئی

حیثیت نہیں ہے، اللہ جلّ شانہٗ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۝﴾

"(آپ ﷺ میری طرف سے) فرمادیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو، بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا واقعی وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحمت والا ہے۔"

استغفار جہاں گناہوں کی معافی کا سبب ہے اور نیکیوں کی خامی اور کوتاہی کی تلافی کا ذریعہ ہے وہاں اور دوسرے بہت سے فوائد کا بھی سبب ہے، بارش لانے اور دوسرے بہت سے فوائد حاصل کرنے کے لئے کثرت سے استغفار کرنا چاہئے، قرآن مجید میں حضرت نوح علیہ السلام کی نصیحت نقل فرمائی ہے جو انہوں نے اپنی قوم کو کی تھی:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا۝ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا۝ وَّیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْھٰرًا۝﴾

"اور میں نے کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ، وہ بڑا بخشنے والا ہے، کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا اور تمہارے مالوں اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغ بنادے گا اور تمہارے لئے نہریں بنادے گا۔"

ان آیات سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ توبہ واستغفار بارش کے آنے اور طاقت اور قوت میں اضافہ ہونے اور مال اور اولاد کے بڑھنے اور باغات اور نہریں نصیب ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

لوگ بہت سی تدبیریں کرتے ہیں تاکہ طاقت میں اضافہ ہو، اور اموال میں ترقی

ہو اور آل واولاد میں اضافہ ہو، لیکن توبہ و استغفار کی طرف متوجہ نہیں ہوتے بلکہ اس کے برعکس گناہوں میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں، یہ بہت بڑی نادانی ہے اعمال کی اصلاح میں بھی استغفار کا بڑا دخل ہے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں اپنے گھروالوں کے بارے میں تیز زبان واقع ہوا تھا، میں نے نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے ڈر ہے کہ میری زبان کہیں دوزخ میں داخل نہ کرادے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم استغفار کو کیوں چھوڑے ہوئے ہو بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ سے سو مرتبہ روزانہ مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ (اخرجہ الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین واقرہ الذہبی)

زبان کی تیزی کی اصلاح کے لئے اس حدیث میں استغفار کو علاج بتایا ہے ہر طرح کی مشکلات اور تفکرات سے محفوظ رہنے کے لئے اور دل کی صفائی کے لئے بھی استغفار بہت اکسیر ہے، حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

﴿مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَّخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ (رواہ ابوداؤد)

"جو شخص استغفار میں لگا رہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر دشواری سے نکلنے کا راستہ بنادیں گے، اور ہر فکر کو ہٹا کر کشادگی عطا فرمادیں گے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیں گے جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہوگا۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ مؤمن بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ داغ لگ جاتا ہے، پس اگر توبہ و استغفار کرلیتا ہے تو اس کا دل صاف ہوجاتا ہے، اور اگر (توبہ استغفار نہ کیا بلکہ) اور زیادہ گناہ کرتا گیا تو یہ (سیاہ) داغ بھی بڑھتا رہے گا، یہاں تک کہ اس کے دل پر غالب آجائے گا، پس یہ داغ وہ ران ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے یوں ذکر فرمایا ہے:

﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ (رواہ الترمذی)

یہ سورۃ تطفیف کی آیت ہے اس کا ترجمہ یہ ہے:

"ہرگز ایسا نہیں، بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ بیٹھ گیا ہے۔"

ایک روایت میں ہے کہ دلوں میں زنگ لگ جاتا ہے اور ان کی صفائی استغفار ہے۔ (کمافی الترغیب عن البیہقی)

یہ زنگ گناہوں کی وجہ سے دل پر سوار ہوجاتا ہے، جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوا، گناہوں کی آلائش سے توبہ و استغفار کے ذریعہ سے دل کو صاف کرنا لازم ہے، جو لوگ توبہ و استغفار کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ان کے دل کا ناس ہوجاتا ہے، پھر نیکی بدی کا احساس تک نہیں رہتا اور اس احساس کا ختم ہوجانا بدبختی کا باعث ہوجاتا ہے، اپنے لئے اور والدین کے لئے اور آل و اولاد کے لئے اور اساتذہ ومشائخ کے لئے احباب واصحاب کے لئے مردہ ہوں یا زندہ مرد ہوں یا عورت سب کے لئے استغفار کرتے رہنا چاہئے، خصوصاً ان لوگوں کے لئے برابر استغفار کرتے رہیں جن کا بھی دل دکھایا ہو یا کسی کی غیبت کی ہو، یا کسی کی غیبت سنی ہو، یا کسی پر تہمت لگائی ہو، ان لوگوں کے لئے استغفار کریں کہ دل گواہی دے کہ ان کو اگر استغفار کا پتہ چلے تو وہ ضرور خوش ہوجائیں گے۔

اور یہ بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ توبہ واستغفار کرلینے کے گھمنڈ میں گناہ کرتے رہنا درست نہیں ہے، کیونکہ آئندہ کا حال معلوم نہیں، کیا پتہ توبہ سے پہلے موت آجائے، پھر یہ بھی تجربہ ہے کہ توبہ و استغفار کی دولت انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو گناہوں سے بچنے کا دھیان رکھتے ہیں، اور کبھی کبھار گناہ ہوجاتا ہے تو توبہ کرلیتے ہیں اور جو لوگ مغفرت کی خوشخبریوں کو سامنے رکھ کر گناہ پر گناہ کرتے چلے جاتے ہیں ان کو توبہ و استغفار کا خیال تک نہیں آتا۔

گناہ تو بندے سے ہو ہی جاتا ہے لیکن گناہ پر جرأت کرنا اور گناہوں میں ترقی کرتے چلا جانا شان عبدیت کے خلاف ہے جو فجور ہے اور بڑا فسق ہے۔

﴿اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ جَمِیْعِ الْمَعَاصِیْ وَالْاٰثَامِ﴾

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی دعا سکھایئے، جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں، اس پر حضور اقدس ﷺ نے ان کو وہی مشہور دعا تعلیم فرمائی جسے عام طور سے نماز میں درود شریف کے بعد پڑھا کرتے ہیں، یعنی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ط۔ (بخاری ومسلم)

"اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور نہیں بخش سکتا گناہوں کو مگر تو ہی، پس مجھے بخش دے ایسی بخشش جو تیری طرف سے ہو اور مجھ پر رحم فرما بلاشبہ تو بخشنے والا بہت مہربان ہے۔"

غور کرنے کی بات ہے کہ نماز پڑھی ہے جو سراسر خیر ہے، اللہ تعالیٰ کا فریضہ ادا کیا ہے، جس کے نیکی ہونے میں کوئی شک نہیں ہے، اور فریضہ ادا بھی کس نے کیا ہے؟ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا پھر ان کو تعلیم دی جا رہی ہے کہ نماز کے ختم پر مغفرت کی دعا کرو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ کے شایان شان کسی سے بھی عبادت نہیں ہو سکتی، عبادت کئے جاؤ اور مغفرت مانگے جاؤ، صالحین کا یہی طرز عمل رہا ہے اور اسی میں خیر ہے، گناہ ہو جانے پر تو سبھی توبہ و استغفار کرتے ہیں، مخلصین کاملین نیکی کر کے استغفار کرتے ہیں اور یہ طرز زندگی ان کو حضور اقدس ﷺ کی اتباع میں نصیب ہوا ہے، حضور اقدس ﷺ ساری مخلوق سے افضل ہیں، اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ مقرب بندے ہیں، اللہ نے آپ ﷺ کو وہ کچھ عطا فرمایا جو کسی کو نہیں دیا، آپ ﷺ راتوں رات نماز میں کھڑے رہتے تھے اور اللہ کے دین کو بلند کرنے کے

لئے بڑی بڑی محنتیں کرتے تھے، اللہ نے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ:

﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا﴾

"پس آپ اپنے رب کی تسبیح اور تحمید کیجئے اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجئے، بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔"

آپ ﷺ فرض نماز کا سلام پھیر کر تین بار استغفر اللہ پڑھتے تھے یعنی اللہ جل شانہٗ سے مغفرت کا سوال کرتے تھے۔ (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم یہ شمار کرتے تھے کہ حضور اقدس ﷺ مجلس میں سو مرتبہ یہ پڑھا کرتے تھے:

﴿رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ط﴾

"اے اللہ میری مغفرت فرما دے اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا ہے اور بہت بخشش فرمانے والا ہے۔"

(ترمذی، ابوداؤد وغیرہ)

پس جب سرور عالم ﷺ کا یہ حال تھا جو اللہ کے معصوم بندے تھے اور سید المعصومین تھے تو ہم گنہگاروں کو کس قدر استغفار کرنا چاہئے، اس پر خود ہی غور کر لیں۔

آج کل جیسا ہر عبادت میں غفلت اور بے دھیانی اور کوتاہی نے جگہ پکڑ لی ہے توبہ و استغفار بھی غفلت کے ساتھ ہوتے ہیں اور سچی توبہ جس میں دل حاضر ہو اور جس میں آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد ہو اور جس کے بعد حقوق کی تلافی کی جاتی ہو اس کا خیال بھی نہیں آتا، اسی غفلت والے استغفار کے بارے میں حضرت رابعہ بصریہؒ (قول رابعہؒ وقول الربیع وقول لقمان ذکرہا ابن الجزری فی الحصن) نے فرمایا:

﴿اِسْتِغْفَارُنَا یَحْتَاجُ اِلٰی اِسْتِغْفَارٍ کَثِیْرٍ﴾

"یعنی ہمارا استغفار بھی ایک طرح کی معصیت ہے، اس کے لئے بھی استغفار کی ضرورت ہے۔"

اور حضرت ربیع بن خیثم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم لوگ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ مت کہو، اس کے معنی یہ ہیں کہ "میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں" یہ ایک طرح کا دعوی ہے، زبان سے توبہ اور استغفار کا لفظ نکالا اور دل اس کی طرف متوجہ نہ تھا، اس لئے مذکورہ دعوی ایک طرح کا جھوٹ ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد حضرت ربیع بن خیثم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بجائے مذکورہ بالا الفاظ کے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ کہتا رہے، کیونکہ اس میں کوئی دعوی نہیں ہے بلکہ سوال ہے، اور گو سوال بھی غفلت کے ساتھ مناسب نہیں، کیونکہ یہ بھی بے ادبی ہے، لیکن اللہ جل شانہٗ کا کرم ہے کہ اس پر مواخذہ نہیں فرماتے، جب کوئی شخص برابر رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ کہتا رہے گا تو کسی مقبولیت کی گھڑی میں انشاء اللہ تعالیٰ دعا قبول ہو ہی جائے گی کیونکہ جو شخص برابر دروازہ کھٹکھٹاتا رہے گا، کبھی اس کے لئے دروازہ کھل ہی جائے گا اور داخل ہونے کا موقع مل ہی جائے گا۔

استغفار دل حاضر کر کے ہو تو بہت ہی عمدہ بات ہے، اگر حضور قلب نہ ہو تب بھی زبان پر تو استغفار جاری رہنا چاہئے، یہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ بہت کام دے دے گا، استغفار میں کبھی کوتاہی نہ کی جائے اور مواقع نکال کر حضور قلب اور پوری ندامت کے ساتھ توبہ بھی کرتے رہا کریں، تاکہ ہمیشہ غفلت والا ہی استغفار نہ رہے، ہر وقت حضور قلب نہیں ہو سکتا تو کبھی کبھی تو اس پر قابو پایا جا سکتا ہے مثلاً یہ کہ رات کو سوتے وقت خوب دل حاضر کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھ کر خوب گڑگڑا کر توبہ و استغفار کر لیا کرے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ مؤمن بندہ اپنے گناہوں کو (خوف خدا کی وجہ سے) ایسا سمجھتا ہے جیسے کہ وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈر

رہا ہے کہ اس پر گر نہ پڑے اور بدکار آدمی اپنے گناہوں کو ایسا سمجھتا ہے جیسے اس کی ناک پر کوئی مکھی گزرنے لگی اور اس نے ہاتھ ہلا کر ہٹا دی۔ (مشکوۃ المصابیح)

﴿وَعَنْ اُمِّ عِصْمَةَ الْعَوْصِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْمَلُ ذَنْبًا اِلَّا وَقَفَ الْمَلَكُ ثَلٰثَ سَاعَاتٍ فَاِنِ اسْتَغْفَرَ مِنْ ذَنْبِهٖ لَمْ يَكْتُبْهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾

(رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد کما فی الترغیب ج۲ ص۴۶۹)

"حضرت امّ عصمت رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو (جو) فرشتہ (اس کے لکھنے پر مامور ہے وہ) تین گھڑی (یعنی کچھ دیر) توقف کرتا ہے۔ پس اگر استغفار کر لیا تو وہ گناہ اس کے اعمالنامہ میں نہیں لکھتا اور اس پر اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عذاب نہ دے گا۔" (مستدرک حاکم)

اس حدیث پاک میں اللہ جل شانہٗ کی ایک بہت بڑی شان کریمی بیان فرمائی ہے اور وہ یہ کہ جب کسی مسلمان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو گناہوں کا اندراج کرنے والا فرشتہ اس گناہ کو لکھنے سے توقف کرتا ہے اور انتظار کرتا ہے کہ یہ اس گناہ سے استغفار کرتا ہے یا نہیں؟ اگر اس نے استغفار کر لیا تو وہ فرشتہ اس گناہ کو نہیں لکھتا۔ نہ فرشتہ لکھے گا نہ قیامت میں اس گناہ کی پیشی ہوگی نہ اس پر عذاب ہوگا، یہ اللہ جل شانہٗ کی کتنی بڑی مہربانی ہے نیکی کی کم از کم دس گنتی لکھی جاتی ہے اور گناہ ہو جائے تو اول تو فرشتہ لکھنے میں دیر لگاتا ہے بندہ کے استغفار کا انتظار کرتا ہے۔ اگر استغفار کر لیا تو اس کا لکھا جانا ہی ختم ہوا اور اگر استغفار نہ کیا تو ایک گناہ ایک ہی لکھا جاتا ہے جیسا کہ احادیث شریفہ سے معلوم ہوا کہ استغفار میں لگے رہنے سے گناہ تو معاف ہوتے ہی

ہیں دنیاوی مصائب اور مشکلات بھی دور ہوتی ہیں مؤمن بندوں کو چاہئے کہ دیگر اذکار کے ساتھ استغفار کا بھی اہتمام کریں، سورۃ المزمل میں ارشاد ہے:

﴿وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ط وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾

"اور جو نیک عمل اپنے لئے آگے بھیج دو گے اس کو اللہ کے پاس پہنچ کر اس سے اچھا اور ثواب میں بڑا پاؤ گے، اور اللہ سے گناہ معاف کراتے رہو، بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (جب) شیطان (مردود ہو گیا تو اس) نے کہا کہ اے رب! تیری عزت کی قسم ہے میں تیرے بندوں کو ہمیشہ بہکاتا رہوں گا، جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں رہیں گی، اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی اور اپنے رفعت مقام کی کہ جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں ان کو بخشتا رہوں گا۔ (احمد)

معلوم ہوا کہ شیطان اپنی دشمنی سے غافل نہیں ہے وہ مؤمن بندوں کے پیچھے لگا ہی رہتا ہے تاکہ ان سے گناہ کرائے اور انہیں اپنے ساتھ عذاب میں لے جائے سورۂ بقرہ میں فرمایا ہے:

﴿وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾

"اور شیطان کے قدموں کا اتباع نہ کرو بے شک وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔"

اس دشمن سے پوری طرح ہوشیار رہیں اور گناہوں سے بچتے رہیں گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ اور استغفار کریں اور توبہ کے لوازم پورا کریں۔

استغفار کے صیغے

جن الفاظ میں بھی اللہ پاک سے گناہوں کی مغفرت طلب کی جائے وہ سب استغفار ہے لیکن جو الفاظ احادیث شریفہ میں وارد ہوئے ہیں ان کے ذریعے استغفار کرنا زیادہ افضل ہے کیونکہ یہ الفاظ مبارک ہیں جو رسالت مآب ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہیں۔

1 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے تین بار یوں کہا:

﴿اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ﴾

"میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جو بڑا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے، اور میں اس کی جناب میں توبہ کرتا ہوں۔"

تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ میدان جہاد سے بھاگا ہو۔ (اخرجہ الحاکم ج ۱ ص ۵۱۱ وقال صحیح علی شرط الشیخین، لکن قال الذہبی ابو سنان الراوی لم یخرج لہ البخاری اھ ومع ذلک ہو ثقۃ کما فی التقریب)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جس نے (رات کو) اپنے بستر پر ٹھکانا پکڑ کر تین بار یہ پڑھا:

﴿اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ﴾

اللہ تعالیٰ شانہٗ اس کے گناہ معاف فرمادیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں، اگرچہ درختوں کے پتوں کے برابر ہوں؛ اگرچہ مقام عالج کی ریت کے برابر

ہوں۔ (اخرجہ الترمذی فی الدعوات وقال حسن غریب)

۲ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے دو یا تین بار یوں کہا: ہائے میرے گناہ، ہائے میرے گناہ حضور اقدس ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تو یوں کہہ:

﴿اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ﴾

"اے اللہ آپ کی مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ بڑی ہے، اور آپ کی رحمت میرے نزدیک میرے عمل سے بڑھ کر امید دلانے والی ہے۔"

اس نے یہ الفاظ کہے، آپ ﷺ نے فرمایا پھر کہو، انہوں نے پھر دہرائے، آپ نے فرمایا پھر کہو، انہوں نے پھر ان کو دہرایا، آپ نے فرمایا کھڑا ہو جا، اللہ تعالیٰ نے تیری مغفرت فرما دی۔

(اخرجہ الحاکم ج ۱ ص ۵۴۴ وقال رواتہ من آخرہم مدنیون فمن لا یعرف واحد منہم بجرح واقرہ الذہبی)

۳ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے کہ:

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا قَدَّمْتُ وَمَاۤ اَخَّرْتُ وَمَاۤ اَعْلَنْتُ وَمَاۤ اَسْرَرْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط﴾ (اخرجہ الحاکم ج ۱ ص ۵۱۱ وقال صحیح علی شرط الشیخین واقرہ الذہبی)

"اے اللہ! میں آپ سے ان سب گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں جو میں نے پہلے کئے اور بعد میں کئے اور جو ظاہر کئے اور جو پوشیدہ طریقے پر کئے، آپ آگے بڑھانے والے ہیں اور آپ پیچھے ہٹانے والے ہیں، اور آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔"

۴ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سید الاستغفار یوں ہے:

﴿اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّاۤ اَنْتَ﴾

"اے اللہ تو میرا رب ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھ کو پیدا فرمایا ہے، اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد پر اور تیرے وعدہ پر قائم ہوں، جہاں تک مجھ سے ہو سکے میں نے جو گناہ کئے ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں لہٰذا مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دن کو یقین کے ساتھ سید الاستغفار پڑھے اور شام سے پہلے مر جائے تو جنتی ہوگا اور جو شخص رات کو یقین کے ساتھ سید الاستغفار پڑھے اور صبح سے پہلے مر جائے تو جنتی ہوگا۔ (مشکوٰۃ ص ۲۰۴ عن البخاری)

اپنے لئے اور والدین کے لئے اور آل اولاد کے لئے اور اساتذہ و مشائخ کے لئے احباب و اصحاب کے لئے مردہ ہوں یا زندہ مرد ہوں یا عورت سب کے لئے استغفار کرتے رہنا چاہئے، خصوصاً ان لوگوں کے لئے برابر استغفار کرتے رہیں جن کا کبھی دل دکھایا ہو یا کسی کی غیبت کی ہو، یا کسی کی غیبت سنی ہو، یا کسی پر تہمت لگائی ہو، ان لوگوں کے لئے اتنا استغفار کریں کہ دل گواہی دے کہ ان کو اگر استغفار کا پتہ چلے تو وہ ضرور خوش ہو جائیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ بلاشبہ (ایسا بھی ہوتا ہے) کہ کسی بندہ کے ماں باپ وفات پا جاتے ہیں۔ یا دونوں میں سے ایک فوت ہو جاتا ہے اور حال یہ تھا کہ یہ شخص ان کی زندگی میں ان کی نافرمانی کرتا رہا اور ستاتا رہا اب موت کے بعد ان کے لئے دعا کرتا رہتا ہے اور ان کے لئے استغفار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ جلّ شانہٗ اس کو ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والوں میں لکھ دیتے ہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص۴۲۱ از بیہقی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ اللہ جلّ شانہٗ جنّت میں نیک بندہ کا درجہ بلند فرما دیتے ہیں وہ عرض کرتا ہے کہ اے رب! یہ درجہ مجھے کہاں سے ملا ہے؟ اللہ جلّ شانہٗ کا ارشاد ہوتا ہے کہ تیری اولاد نے جو تیرے لئے مغفرت کی دعا کی یہ اس کی وجہ سے ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص۲۰۵ از احمد)

مؤمن بندوں کو چاہئے کہ کم از کم صبح و شام سو سو مرتبہ تو استغفار پڑھ ہی لیا کریں، اس کے علاوہ جس قدر ممکن ہو استغفار کی کثرت کریں۔

استغفار کے الفاظ روایات حدیث میں گزر چکے ہیں ان کو اختیار کریں اور کچھ بھی یاد نہ ہو تو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ہی کثرت سے پڑھتے رہیں۔

حضرت لقمان حکیم نے فرمایا کہ تو اپنی زبان کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کہتے رہنے کی عادت ڈال دے کیونکہ بعض گھڑیاں ایسی ہوتی ہیں جن میں اللہ پاک سائل کا سوال رد نہیں فرماتے۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس کو یہ پسند ہو کہ اس کا نامۂ اعمال اس کو خوش کرے تو اس کو چاہئے کہ استغفار کی کثرت کرے۔

(الترغیب والترہیب للمنذری)

﴿اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَارْحَمْنَآ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝﴾

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ

پارہ نمبر ۱۹ آیت نمبر ۵۹

فضائل الصلوٰۃ والسلام علی سید الانام
(علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام)

اذکار میں درود شریف کو بھی بہت اہمیت حاصل ہے، قرآن مجید میں صلوٰۃ وسلام کا حکم وارد ہوا ہے اور احادیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

سورۃ الاحزاب میں فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝﴾

”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں پیغمبر پر اے ایمان والو تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔“

آیت شریفہ میں مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجا کریں مگر اس کی تعبیر اس طرح فرمائی کے پہلے حق تعالیٰ شانہ، نے خود اپنا اور اپنے فرشتوں کا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کا ذکر فرمایا، اس کے بعد عام مؤمنین کو اس کا حکم دیا، جس میں آپ کے شرف اور عظمت کو اتنا بلند فرمادیا کہ جس کام کا حکم مسلمانوں کو دیا جاتا ہے وہ کام ایسا ہے کہ خود حق تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی وہ کام کرتے ہیں لہٰذا عام مؤمنین جن پر رسول اللہ ﷺ کے احسانات بے شمار ہیں ان کو تو اس عمل کا بڑا اہتمام کرنا چاہئے، اور ایک فائدہ اس تعبیر میں یہ بھی ہے کہ اس درود وسلام بھیجنے والے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کام میں شریک فرمالیا جو کام حق تعالیٰ خود بھی کرتے ہیں اور اس کے فرشتے بھی۔

اس آیت میں اللہ جلّ شانہ، نے مؤمنوں کو حکم دیا ہے کہ سرور کائنات ﷺ پر درود وسلام بھیجا کریں۔ علمائے اُمت کا ارشاد ہے کہ اس صیغہ امر (صَلُّوْا) کی وجہ

سے عمر بھر میں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا فرض ہے اور اگر ایک مجلس میں کئی بار آنحضرت ﷺ کا ذکر مبارک کرے یا سنے تو ذکر کرنے اور سننے والے پر حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے مگر فتویٰ اس پر ہے کہ ایک بار واجب ہے پھر مستحب ہے احتیاط اس میں ہے کہ ہر بار درود شریف پڑھے اور آقائے دوجہاں ﷺ کی محبت کا ثبوت دے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ ..... مَنْ زَانَتْ بِهِ الْعُصُرُ

اس آیت میں لفظ صلوٰۃ وارد ہوا ہے جس کی تشریح یہ ہے کہ صلوٰۃ علی النبی کے معنی یہ ہیں کہ شفقت و رحمت کے ساتھ نبی ﷺ کی ثناء کی جائے، پھر جس کی طرح صلوٰۃ منسوب ہوگی اس کی شان اور مرتبہ کے مناسب ثناء تعظیم اور رحمت و شفقت مراد لیں گے جیسے کہا جاتا ہے کہ باپ بیٹے سے اور بیٹا باپ سے اور بھائی بھائی سے محبت کرتے ہیں مگر ظاہر ہے کہ جو محبت باپ کو بیٹے سے ہے بیٹے کو باپ سے اس طرح کی محبت نہیں ہے، نیز بھائی بھائی کی محبت باپ بیٹے کی محبت سے جدا ہوتی ہے لیکن محبت سب کو ہی کہا جاتا ہے اسی طرح صلوٰۃ کو سمجھ لو کہ اللہ جلّ شانہٗ نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں اور فرشتے بھی اور عام مؤمنین بھی مگر سب کی صلوٰۃ کے معنی ایک ہی نہیں ہیں، بلکہ ہر ایک کی شان کے مناسب صلوٰۃ کے معنی مراد ہوتے ہیں۔ چنانچہ علماء نے لکھا ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ کی صلوٰۃ رحمت بھیجنا ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ استغفار ہے اور مؤمنوں کی صلوٰۃ دعائے رحمت ہے۔

چند احادیث مبارکہ بابت فضائل درود شریف

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص ایک بار مجھ پر درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے

گا اور اس کے دس گناہ معاف ہوں گے، اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جائیں گے (نسائی شریف) اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اور اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ (کمافی الترغیب)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' قیامت کے روز مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا، جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا تھا۔ (ترمذی)

حضرت رُوَیفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر درود پڑھا اور یوں کہا اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (اے اللہ! سیدنا محمد ﷺ کو قیامت کے روز اپنے نزدیک مقام میں نازل فرمائے تو اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگی۔

(رواہ احمد کمافی المشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے بہت سے فرشتے زمین میں گشت لگاتے پھرتے ہیں، اور ان کا کام یہ ہے کہ میری اُمت کا سلام مجھ تک پہنچا دیتے ہیں۔

(مشکوٰۃ عن النسائی والدارمی)

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ (صحابہ رضی اللہ عنہم کے مجمع میں) اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ ﷺ کا چہرۂ انور پر خوشی ظاہر ہو رہی تھی (مجمع میں پہنچ کر) فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد ﷺ کیا تم کو یہ بات خوش نہ کرے گی کہ تمہاری اُمت میں سے جو شخص تم پر درود بھیجے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا، اور جو شخص تمہاری اُمت میں سے تم پر سلام بھیجے گا تو میں اس پر دس سلام بھیجوں گا۔ (مشکوٰۃ) لہٰذا اگر کوئی شخص حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے صلوٰۃ و سلام

دونوں کو ملالے تو اس پر خدائے تعالیٰ کی بیس عنایتیں ہوں گی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر مرتبہ رحمت بھیجیں گے۔ (کذا فی المشکوٰۃ عن احمد وھو فی حکم المرفوع)

مُلّا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ مرقات شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں، کہ ممکن ہے کہ یہ (یعنی ستر رحمتیں ایک مرتبہ درود کے صلہ میں مل جانا) جمعہ کے روز کے ساتھ مخصوص ہو (اس روز کی عظمت و فضیلت کی وجہ سے ثواب بڑھادیا جاتا ہے اور بجائے دس کے ستر رحمتیں نازل ہوتی ہوں) واللہ اعلم۔

نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ اور میری قبر کو عید مت بناؤ اور مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود میرے پاس پہنچ جاتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔ (رواہ النسائی)

"گھروں کو قبریں مت بناؤ" مطلب یہ ہے کہ جس طرح قبریں عبادت سے خالی ہوتی ہیں گھروں کو عبادت سے خالی مت رکھو بلکہ نماز نفل اس میں ادا کرتے رہو، "میری قبر کو عید مت بناؤ" اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح عید کے روز خصوصی اجتماع ہوتا ہے میری قبر کی زیارت اس طرح نہ کرو، اکرام و احترام کا خیال رکھو شور نہ مچاؤ وغیرہ وغیرہ۔

ترک درود پر وعید

حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے پاس حاضر ہو جاؤ، ہم حاضر ہو گئے جب آپ منبر پر تشریف لے جانے لگے اور پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، پھر جب دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔

پھر جب تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا "آمین" جب آپ منبر سے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ ﷺ سے منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے نہ سنتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سبب اس کا یہ ہوا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے اور کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر آئے اور آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے دونوں والدین یا ان میں سے ایک بوڑھا ہو جائے اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کریں تو میں نے کہا آمین۔ (الترغیب والترہیب)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کامل بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔
(رواہ الترمذی، وقال حسن غریب صحیح)

اور ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ ظلم کی بات ہے کہ کسی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (کنز العمال)

درود پر دعاء کا موقوف ہونا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ دعاء آسمان و زمین کے درمیان لٹکی رہتی ہے، ذرا بھی آگے نہیں چڑھتی جب تک تو اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے۔
(ترمذی)

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ہر دعا اٹکی ہوتی ہے، جب تک تو اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے۔ (کنز العمال من البیہقی فی شعب الایمان)

ان روایات سے درود شریف کی فضیلتیں معلوم ہوئیں، مؤمن بندوں کو چاہئے کہ

صلوٰۃ وسلام کی بھی خوب کثرت کریں۔ (''فضائل صلوٰۃ وسلام'' کے نام سے ہم نے ایک مستقل رسالہ بھی لکھا ہے اس کا مطالعہ بھی کرلیا جائے)

فائدہ: بعض بزرگوں نے کثرت سے درود شریف پڑھنے کے لئے مختصر درود تجویز کیا ہے:

﴿صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِهٖ﴾

ضروری مسائل

جب رسول اللہ ﷺ کا ذکر خود کرے یا کسی سے سنے تو درود شریف پڑھے، اسی طرح جب کوئی مضمون یا تحریر لکھنے لگے تو اس وقت بھی درود شریف کے الفاظ لکھنا واجب ہے کم از کم ''صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھ دے، بعض لوگ اختصار کے طور پر ''صلعم'' لکھ دیتے ہیں، یہ صحیح نہیں۔ پورا ''صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھیں یا ''علیہ الصلاۃ والسلام'' لکھ دیں، صلوٰۃ کے ساتھ سلام بھی بھیجنا چاہئے دونوں کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔

مسئلہ: صلوٰۃ وسلام دونوں ہی ایک ساتھ پڑھنا چاہئے، اگر ایک پر اکتفا کرے تو بعض حضرات نے اس کو خلاف اولیٰ یعنی مکروہ تنزیہی بتایا ہے، درود شریف کے بہت سے صیغے احادیث شریف میں وارد ہوئے ہیں اور بہت سے صیغے اکابر سے منقول ہیں، جو صیغے سُنّت سے ثابت ہیں ان کے مطابق عمل کرنا افضل ہے اور دوسرے صیغوں کے ذریعہ صلاۃ وسلام پڑھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ: محدث (جس کا وضو نہیں ہوتا ہے) مرد ہو یا عورت قرآن شریف نہیں چھو سکتے البتہ قرآن شریف حفظ پڑھ سکتے ہیں۔ جب کوئی شخص پیشاب پاخانہ کرنے یا اور

کسی وجہ سے بے وضو ہو جائے تو وہ کھانا بھی کھا سکتا ہے اور قرآن شریف بھی پڑھ سکتا ہے اور کلمہ، درود شریف و استغفار بھی پڑھ سکتا ہے اور دعاء بھی کر سکتا ہے البتہ قرآن شریف نہیں چھو سکتا، اور نہ وضو کئے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے، فرض نماز ہو یا نفل۔

مسئلہ: جنب اور حائض کو نہ قرآن شریف پڑھنے کی اجازت ہے نہ چھونے کی۔

مسئلہ: قرآن شریف کے علاوہ پڑھنے کو جو چیزیں ہیں، جیسے پہلا، دوسرا، تیسرا، چوتھا کلمہ اور درود شریف اور استغفار ان کو جنب اور حائض سب پڑھ سکتے ہیں۔ بلکہ اگر کسی آیت کو بطور دعا جنب اور حائض پڑھیں تو اس کے پڑھنے کی بھی اجازت ہے جیسے رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا (آخر تک) البتہ بطور تلاوت پڑھنے کی اجازت نہیں۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ
فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي
لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ○

پارہ نمبر ۲، آیت نمبر ۱۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلی علی رسوله الكريم

فضائل دعاء

دعا سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ اور برتر نہیں اور دعا عبادت کا مغز ہے اور جو اللہ سے نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فخر عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز دعا سے بڑھ کر بزرگ و برتر نہیں۔

(رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ شانہ، اس پر غصہ ہوتے ہیں۔ (رواہ الترمذی)

ان احادیث شریفہ میں دعا کی فضیلت و اہمیت بیان فرمائی ہے پہلی حدیث میں فرمایا کہ عبادت میں اللہ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ و برتر نہیں ہے، اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے چھلکے کے اندر جو اصل چیز ہوتی ہے اس کو مغز کہتے ہیں اور اسی مغز کے دام ہوتے ہیں، بادام کو اگر پھوڑا تو اس میں سے گری نکلتی ہے، اسی گری کی قیمت ہوتی ہے اور اسی گری کے لئے بادام خریدے جاتے

ہیں، اگر چھلکوں کے اندر گری نہ ہو تو بادام، بے دام ہو جاتے ہیں عبادتیں بہت سی ہیں اور دعا بھی ایک عبادت ہے جو بہت بڑی عبادت ہے عبادت ہی نہیں عبادت کا مغز ہے اور اصل عبادت ہے، کیونکہ عبادت کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ کے حضور میں بندہ اپنی عاجزی اور ذلت پیش کرے اور خشوع و خضوع یعنی ظاہر و باطن کے جھکاؤ کے ساتھ بارہ گاہ بے نیاز میں نیاز مندی کے ساتھ حاضر ہو چونکہ یہ عاجزی والی حضوری دعا میں سب عبادتوں سے زیادہ پائی جاتی ہے، اس لئے دعا کو عبادت کا مغز فرمایا اور تیسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہو جاتے ہیں، اس ناراضگی کی وجہ بندہ کا تکبر ہے جو شخص عاجز محض ہے وہ خالق و مالک کے حضور میں نہیں جھکتا اور اس سے مانگنے سے سرکشی کرتا ہے ظاہر ہے کہ اس کا طرز عمل ہی غصہ اور ناراضگی کے قابل ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے، پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں طلب کی جاتی ہیں ان میں اللہ کو سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ اس سے عافیت کا سوال کیا جائے۔ (ترمذی)

ہر مومن مرد و عورت کو دعا کا ذوق ہونا چاہئے، اللہ ہی سے مانگے اسی سے لو لگائے اسی سے امید رکھے۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلا شبہ تمہارا رب شرم کرنے والا ہے کریم ہے جب اس کا بندہ دعا کرنے کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو ان کو خالی واپس کرتا ہوا شرماتا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح صہ ۱۹۵ بحوالہ ترمذی)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت رسول اکرم ﷺ جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے تھے تو ان کو جب تک (ختم دعا کے بعد) چہرہ پر نہ پھیر لیتے تھے (نیچے)

نہیں گراتے تھے۔ (مشکوۃ المصابیح صہ ۱۹۵ بحوالہ ترمذی)

حدیثوں میں دعا کا ایک اہم ادب بتایا ہے وہ یہ کہ دعا کے لئے دونوں ہاتھ اٹھائے جائیں اور ختم دعا کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لئے جائیں دونوں ہاتھوں کا اٹھانا سوال کرنے والے کی صورت بنانے کے لئے ہے تاکہ باطنی طور پر دل سے جو دعا ہو رہی ہے اس کے ساتھ ظاہری اعضاء بھی سوال میں شریک ہو جائیں دونوں ہاتھ پھیلانا فقیر کی جھولی کی طرح ہے جس میں حاجت مندی کا پورا اظہار ہے اور ہاتھوں کو اٹھاتے ہیں تو ان کا رخ آسمان کی طرف ہو جاتا ہے جس طرح کعبہ نماز کا قبلہ ہے اسی طرح آسمان دعا کا قبلہ ہے ہاتھ اٹھانے کے بعد دعا کے ختم پر ہاتھوں کو منہ پر پھیرنا گویا دعا کی مقبولیت اور رحمت خداوندی کے نازل ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ رحمت خداوندی میرے چہرے سے شروع ہو کر مجھے مکمل طریقے پر گھیر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہیں سب کچھ کر سکتے ہیں۔ آسمان و زمین اور ان کے اندر کے سب خزانے اور ان کے باہر کے سب خزانے اسی کے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارادہ پل بھر میں سب کچھ ہو سکتا ہے صرف کن (ہو جا) فرما دینے سے سب کچھ ہو جاتا ہے اس کے لئے کسی چیز کا دینا اور کسی بھی چیز کا پیدا کر دینا کوئی بھاری چیز نہیں ہے لہٰذا پوری رغبت اور اس یقین کے ساتھ دعا کرو کہ میرا مقصد ضرور پورا ہو گا۔ اور جب وہ دے گا اپنی مشیت اور ارادہ ہی سے دے گا اس سے زبردستی کوئی کچھ نہیں لے سکتا۔

دعاء سراپا عبادت ہے

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دعا عبادت ہی ہے، اس کے بعد آپ نے یہ آیت وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (آخر تک) تلاوت فرمائی، (رواہ الترمذی و ابو داؤد) جس کا ترجمہ یہ ہے اور فرمایا تمہارے پروردگار نے کہ مجھے پکارو، میں تمہاری درخواست قبول

کروں گا بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

گذشتہ حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ جل شانہٗ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں اور اس حدیث میں فرمایا کہ دعا عبادت ہی ہے، یعنی صحیح طریقہ پر دعا کی جائے تو دعا عبادت ہی ہوگی دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ دعا سراپا عبادت ہے، دعا میں بندہ اپنی عاجزی اور حاجت مندی کا اقرار کرتا ہے اور سراپا نیاز ہو کر بارگاہ خداوندی میں اپنی حاجت پیش کر کے للچاتا ہے اور للکتا ہے۔ اور یقین رکھتا ہے کہ صرف اللہ ہی دینے والا ہے وہی داتا ہے اس کے سوا کوئی دینے والا نہیں ہے وہ قادر ہے کریم ہے، جتنا چاہے دے سکتا ہے اس کو کوئی روکنے والا نہیں وہ بے نیاز ہے اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں ہے اور مخلوق سراسر عاجز اور محتاج ہے جب اپنے اس یقین کے ساتھ قادر و قیوم کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلا کر سوال کرتا ہے تو اس کا یہ شغل سراپا عبادت بن جاتا ہے اور یہ دعا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی کا سبب بن جاتی ہے، اس کے برعکس جو شخص دعا سے گریز کرتا ہے وہ اپنی حاجت مندی کے اقرار کو خلاف شان سمجھتا ہے چونکہ اس کے اس طرز عمل میں تکبر ہے اور اپنی بے نیازی کا دعوی ہے اس لئے اللہ جل شانہٗ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگوں کے لئے داخل دوزخ ہونے کی وعید آیت میں مذکور ہے۔

دعا سے عاجز نہ بنو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دعا (کے بارے) میں عاجز نہ بنو کیونکہ دعا کا ساتھ ہوتے ہوئے ہرگز کوئی شخص ہلاک نہ ہوگا۔ (الترغیب والترہیب للحافظ المنذری)

انسان بھلائی اور بہتری کے لئے جتنی تدبیریں کرتا ہے اور دکھ تکلیف سے بچنے کے

لئے جتنے طریقے سوچتا ہے ان میں سب سے زیادہ کامیاب اور آسان اور مؤثر طریقہ دعا کرنا ہے اس میں نہ ہلدی لگے نہ پھٹکری نہ ہاتھی گھوڑے جوڑنے پڑیں نہ ہاتھ پاؤں کی محنت، نہ مال خرچ، بس دل کو حاضر کر کے دعا کرنی پڑتی ہے، غریب اور مالدار صحت مند اور بیمار، مسافر اور مقیم دیسی اور پردیسی بوڑھا جوان مجمع میں ہو یا کسی تنہائی میں ہر شخص دعا کر سکتا ہے اسی لئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ بخیلوں سے بڑھ کر وہ بخیل ہے جو سلام میں بخل کرے اور بلاشبہ سب عاجزوں سے بڑھ کر وہ عاجز ہے جو دعا سے بھی عاجز ہو۔ (قال الہیثمی رواہ ابویعلی موقوفاً ورجالہ رجال الصحیح)

در حقیقت دعا میں سستی کرنا بڑی محرومی ہے۔ دشمنوں سے نجات کے لئے اور طرح طرح کی مصیبتوں کے دور ہونے کے لئے بہت سی تدبیریں کرتے ہیں مگر دعا نہیں کرتے جو ہر تدبیر سے آسان ہے اور ہر تدبیر سے بڑھ کر مفید ہے۔ یہ سمجھ لیں کہ جائز تدبیروں کے چھوڑنے کی ترغیب نہیں دی جا رہی ہے۔ بلکہ سب سے بڑی تدبیر (یعنی دعا) کی طرف متوجہ کرنا مقصود ہے جو دنیا میں بھی نافع ہے اور آخرت میں بھی اجر و ثواب دلانے والی ہے، ہدایت اللہ سے مانگے دین و دنیا کی کامیابی اللہ سے طلب کرے۔ قرضوں کی ادائیگی کے لئے اور ہر چھوٹی بڑی حاجت پوری کرنے کے لئے اللہ جل شانہٗ کے حضور میں درخواست کرے دنیا و آخرت کی ہر خیر اللہ ہی سے مانگے دعا میں لگا رہے گا تو انشاء اللہ خیر ہی سامنے آئے گی اگر کسی دعا کے بارے میں خدائے پاک کی حکمت ہو کہ اس کا نتیجہ دنیا میں ظاہر نہ ہو تب بھی آخرت میں تو ضرور کام آئے گی۔ بعض روایات میں ہے کہ بلاشبہ دعا اس مصیبت کے (دفعیہ کے) لئے نفع دیتی ہے جو مصیبت نازل ہو چکی اور اس مصیبت کے (روکنے کے) لئے (بھی) نفع دیتی ہے۔ جو نازل نہیں ہوئی پس اے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑو۔

مؤمن بندوں کو دعا کرتے ہی رہنا چاہئے، جو مصیبت آ چکی اس کے دفع کرنے کے لئے دعا لازم ہے اور جن ہزاروں مصیبتوں سے محفوظ ہیں ان کے نازل ہونے کا

ہر وقت خطرہ ہے ان سے بچے رہنے کے لئے بھی دعا فائدہ دیتی ہے، ہر قسم کی بلا اور مصیبت سے اللہ کی پناہ مانگتے رہیں اور ہر طرح کی عافیت کا سوال کرتے رہیں۔

دعاء مؤمن کا ہتھیار ہے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ دعا مؤمن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمینوں کی روشنی ہے۔

اس حدیث میں اول تو یہ ارشاد فرمایا کہ دعا مؤمن کا ہتھیار ہے چونکہ دعا سے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں، شیطانی حملوں سے بچاؤ ہوتا ہے انسانی دشمنوں پر فتح یابی حاصل ہوتی ہے ظالموں سے نجات ہوتی ہے اس لئے اس کو مؤمن کا ہتھیار بتایا، پھر فرمایا کہ دعا دین کا ستون ہے، ایک حدیث میں نماز کو دین کا ستون بتایا ہے، اسلام کا سب سے بڑا رکن توحید ہے اور موحد ہونے کا عملی ثبوت نماز اور دعا میں سب سے زیادہ ہے کیونکہ دونوں میں اظہار بندگی ہے اور عجز و انکساری کا مظاہرہ ہے اس لئے دونوں کو دین کا ستون بتایا، اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ دعا آسمانوں کی اور زمینوں کی روشنی ہے، اس کا یہ مطلب ہے کہ مؤمن بندہ جب تک دنیا میں رہے اس کے لئے دعا روشنی کا کام دے گی اور اس کے لئے تمام مطلوبہ راستوں میں چلنے کے لئے راہ کھلی ملے گی اور موت کے بعد جب دوسرے عالم کے حالات سامنے آئیں گے تو وہاں بھی دعا کام آئے گی، اور اس کی وجہ سے روشنی نصیب ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قبولیت دعا کا کیا مطلب ہے؟

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی کوئی مسلمان کوئی دعا کرتا ہے جس میں گناہ اور قطع رحمی کا سوال نہ ہو تو اللہ جل شانہٗ اس دعا کی وجہ سے اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز

عطا فرما دیتے ہیں۔

۱ یا تو اس کی دعا اسی دنیا میں قبول فرما لیتے ہیں اور اس کا سوال پورا فرما دیتے ہیں۔ یعنی جو مانگتا ہے وہ دے دیتے ہیں۔

۲ یا اس کی دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ رکھ لیتے ہیں (جس کا ثواب آخرت میں دیں گے)

۳ یا دعا کرنے والے کو اس کی مطلوبہ شئے کی برابر (اس طرح عطیہ دیتے ہیں کہ) آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں یہ سن کر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس طرح تو ہم بہت زیادہ کمائی کرلیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے (اس بات کے) جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور بخشش اس سے بہت زیادہ ہے (جس قدر تم دعا کرلوگے)

(مشکوٰۃ المصابیح ص۱۹۶ بحوالہ احمد)

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں یہ بتایا ہے کہ اللہ جل شانہٗ ہر مسلمان کی دعا قبول فرماتے ہیں، بشرطیکہ کسی گناہ کی دعا نہ کرے۔ یعنی یہ سوال نہ کرے کہ گناہ کا فلاں کام کرنے میں کامیاب ہو جاؤں اور قطع رحمی کی بھی بددعا نہ کرے اپنے عزیز و اقارب سے اچھے تعلقات رکھنے اور حسن سلوک سے پیش آنے کو صلہ رحمی کہتے ہیں اور اس کے برخلاف عزیز و اقرباء سے تعلقات بگاڑنے اور بدسلوکی سے پیش آنے کو قطع رحمی کہتے ہیں قطع رحمی بہت بری چیز ہے ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بخاری) قطع رحمی بھی ایک گناہ ہے لیکن اس کی خاص مدت اور برائی ظاہر کرنے کے لئے حضور اقدس ﷺ نے اس کو الگ ذکر فرمایا، چونکہ قطع رحمی اللہ جل شانہٗ کے نزدیک بہت ہی بری چیز ہے اس لئے قبولیت کی شرط میں یہ فرمایا کہ قطع رحمی کی دعا نہ کی ہو اور اس کے علاوہ اور بھی کسی گناہ کا سوال نہ کیا ہو تب دعا قبول ہوتی ہے۔

پھر دعا قبول ہونے کا مطلب بتایا کہ قبول ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ جو مانگا وہی مل جائے بلکہ کبھی تو منہ مانگی مراد پوری ہو جاتی ہے اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ منہ مانگی مراد پوری نہ ہوئی بلکہ اس پر جو کوئی مصیبت آنے والی تھی وہ ٹل گئی۔ اللہ جل شانہٗ سے سو روپے کا سوال کیا، سو روپے بظاہر نہ ملے لیکن اپنے کسی بچہ کو شدید مرض لاحق ہونے والا تھا وہ رک گیا اس کے علاج میں سو روپے خرچ ہو جاتے وہ نہ ہوئے سو روپے بچ گئے اور بچہ مرض سے بھی محفوظ ہو گیا، بعض مرتبہ سو روپے کا سوال کرنے کی وجہ سے ہزاروں روپے خرچ ہونے والی مصیبت ٹل جاتی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ مثلاً سو روپے کا سوال کیا مگر بظاہر روپے نہ ملے لیکن کسی طرح سے کوئی اور حلال مال مل گیا جس کی قیمت سو روپے سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

قبولیت دعا کی تیسری صورت حضور اقدس ﷺ نے یہ ارشاد فرمائی کہ دنیا میں اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا نہ منہ مانگی مراد ملے نہ کوئی آنے والی مصیبت ٹلے لیکن اس دعا کو اللہ جل شانہٗ آخرت میں ثواب اس کے لئے محفوظ فرما لیتے ہیں۔ جب قیامت کے دن اعمال صالحہ کے بدلے ملنے لگیں گے تو جن دعاؤں کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوا تھا ان دعاؤں کے عوض بڑے بڑے انعامات ملیں گے، اس قت بندہ کی تمنا ہوگی کہ کاش میری کسی دعا کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوتا تو اچھا تھا آج سب کے بدلے بڑے انعامات سے نوازا جاتا، دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ بنا کر رکھ لینا درحقیقت اللہ کی بہت بڑی مہربانی ہے۔ فانی دنیا دکھ سکھ کے ساتھ کسی طرح گزر ہی جائے گی اور آخرت باقی رہنے والی ہے اور دائمی ہے اور وہاں جو کچھ ملے گا بے انتہا ہوگا، اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کو بندے سمجھتے نہیں اور اس کی رحمتوں کی وسعتوں کو جانتے نہیں۔ دعا ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔ اس کے منافع دنیا و آخرت میں بے شمار ہیں۔ جو لوگ دعاؤں میں لگے رہتے ہیں ان پر اللہ کی بڑی رحمتیں ہوتی ہیں۔ برکتوں کا نزول ہوتا ہے دل میں سکون اور اطمینان رہتا ہے۔ ان پر اول تو مصیبتیں آتی ہی نہیں اگر آتی ہیں معمولی ہوتی ہیں، پھر وہ جلدی چلی

جاتی ہیں۔ اسی لئے تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا لَا تَعْجَزُوْا فِی الدُّعَآءِ فَاِنَّهٗ لَنْ یَّهْلِكَ مَعَ الدُّعَآءِ اَحَدٌ یعنی دعا کرنے سے عاجز نہ ہو جاؤ کیونکہ دعاء کا مشغلہ رکھتے ہوئے کوئی شخص برباد نہیں ہو سکتا۔ (حصن حصین) کیونکہ دعا والے کی اللہ کی طرف سے ضرور مدد ہوتی ہے، وہ دونوں جہان میں کامیاب اور بامراد ہے۔

جب دعا کی قبولیت کا مطلب معلوم ہو گیا تو کبھی یوں ہرگز نہ کہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوتی، بہت سے لوگ جہالت کی وجہ سے کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم برسوں سے دعا کر رہے ہیں۔ تسبیح کے دانے بھی گھس گئے کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا، یہ غلط باتیں ہیں۔

مسنون دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کی تذکیر ہے

حضور اقدس ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے تھے، ذکر میں وہ دعائیں بھی شامل ہیں جن کا موقعہ بموقعہ پڑھنا آپ ﷺ سے مروی ہے ان کا اہتمام کرنے سے کثرت ذکر کی دولت نصیب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا ہوتا ہے، ان کے مضامین میں غور و خوض کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں توحید کی بڑی اہم تعلیمات ہیں اور ان کے پڑھنے اور سمجھنے سے اللہ جل شانہ، کی ربوبیت کا بار بار اقرار ہوتا ہے اور دل و زبان پر بار بار یہ بات آتی ہے کہ اللہ ہی نے پیدا فرمایا، اسی نے زندہ رکھا، اسی نے سلایا، اسی نے سونے سے جگایا، اسی نے کھلایا اور اسی نے پہنایا اسی کے حکم سے صبح شام ہوتی ہے، سفر اور حضر میں وہی محافظ ہے، دشمنوں کے شر سے وہی بچاتا ہے، شیطان سے وہی محفوظ رکھتا ہے۔ ہر دکھ درد کا دور کرنے والا وہی ہے، بارش اسی کے حکم سے آتی ہے ہوائیں اسی کے حکم سے چلتی ہیں، ہر مجلس میں اور ہر موقع اور ہر مقام میں اسی کو یاد کرنا لازم ہے اور ہر نعمت حاصل ہونے اور ہر دکھ تکلیف کے چلے جانے پر اسی کا شکر کرنا واجب ہے ہر خیر کا اسی سے سوال کریں اور ہر شر سے محفوظ ہونے کے لئے اسی کو پکاریں۔

بظاہر انسان اپنی محنت سے کماتا ہے پھر پکا کر کھاتا ہے اور یہی بات زندگی کے

دوسرے شعبوں سے متعلق ہے۔ مثلاً اپنی کمائی سے کپڑا خرید کر پہنتا ہے اور اپنے تعمیر کردہ مکان میں ٹھکانہ پکڑتا ہے اور ان دعاؤں میں بار بار یہ بتایا گیا ہے کہ باوجود کوشش اور محنت کے بندہ کے کرنے سے کچھ نہیں ہوتا، کھلانے کی نسبت اللہ ہی کی طرف ہے اور پہنانے کی نسبت بھی اسی کی طرف ہے پیٹ بھی وہی بھرتا ہے، پیاس بھی وہی بجھاتا ہے اور ہر طرح کا آرام وراحت وہی پہنچاتا ہے اگر اس کی مشیت نہ ہوتی تو باوجود محنت اور مشقت اور کدو کاوش کے پیسہ نہیں ملتا اور تجارت میں نفع کی بجائے پورا سرمایہ ہی ڈوب جاتا ہے اگر پیسہ بھی مل جائے تو ضروری نہیں کہ اس کے ذریعہ کھانے پینے اور دیگر ضروریات کی چیزیں میسر بھی ہو جائیں اگر چیزیں میسر بھی ہو جائیں تو ضروری نہیں کہ ان کا استعمال کرنا بھی نصیب ہو جائے اور اگر استعمال کر بھی لیں تو یہ ضروری بھی نہیں کہ ان سے حاجت پوری ہو جائے، بہت سے لوگ کھاتے ہیں مگر ہضم نہیں ہوتا اور بہت سے لوگ کھاتے ہی چلے جاتے ہیں مگر پیٹ نہیں بھرتا اور بہت سے لوگ پیتے ہی چلے جاتے ہیں مگر پیاس نہیں بجھتی، وہ لوگ بھی ہیں جن کے پاس لاکھوں کا سرمایہ ہے لیکن کھانے سے عاجز ہیں کیونکہ معدہ کچھ قبول نہیں کرتا، بہترین مکانات ہیں ایر کنڈیشنڈ ہیں، نرم نرم بستر ہیں اور راحت کا ہر سامان موجود ہے لیکن نیند نہیں آتی، نیند کالانا اور پھر زندہ اٹھا دینا۔ کھلانا پلانا اور پیٹ بھرنا اور سیراب کرنا اور معدہ میں پہنچا دینا اور پچا دینا اور خون بنا کر جسم میں رواں دواں کر دینا اور قوت دینا یہ سب اللہ ہی کی مشیت اور قوت سے ہوتا ہے اس لئے حضور اقدس ﷺ ہر ہر موقعہ پر اللہ کی وحدانیت اور مالکیت کا اقرار اور اپنی عاجزی اور ضعف کا اعتراف کرتے تھے اور اپنی اُمت کو بھی اس طرف متوجہ فرماتے تھے اور اس کی تعلیم دیتے تھے، چونکہ سب اللہ ہی کے بندے ہیں اور اس کی مخلوق ہیں اور جن اسباب سے بندے آرام وراحت پاتے ہیں وہ بھی خدا ہی کی مخلوق ہیں اس لئے انسان پر لازم ہے کہ ہر حرکت وسکون کو اللہ ہی کی طرف سے سمجھے اور ان کے ملنے پر اللہ ہی کا شکر ادا کرے اور ہر وقت اور ہر

موقعہ پر اللہ ہی کو یاد کریں اور بار بار اپنی غلامی، عاجزی اور بے بسی کا اقرار و اعتراف کرے۔

مسنون دعاؤں کو بڑے اہتمام سے پڑھنا چاہئے (مؤلف کی کتاب "فضائل دعا" اور "مسنون دعائیں" پڑھیں) کیونکہ ان کے پڑھنے میں اول تو آنحضرت سرور دو عالم ﷺ کا اتباع ہے جو خداوند تعالیٰ شانہٗ تک پہنچنے کا واحد ذریعہ ہے۔ دوسرے چونکہ ان دعاؤں کے الفاظ اللہ جل شانہٗ نے اپنے نبی پاک ﷺ کو الہام فرمائے ہیں اس لئے اپنی زبان میں شکر ادا کرنے یا عربی میں کسی دوسرے کی بنائی ہوئی دعا کے پڑھنے کی بجائے ان کا ورد رکھنا اور موقع بموقع پڑھنا بہت زیادہ اہم ہے۔

آداب دعا ایک نظر میں

علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب الحصن الحصین میں تفصیل کے ساتھ دعا کے آداب جمع کئے ہیں جو مختلف احادیث میں وارد ہوئے ہیں، ہم ایک نظر میں آداب دعا نیچے لکھ رہے ہیں تاکہ بالاجمال ایک جگہ جمع شدہ ناظرین کے سامنے آجائیں۔

(۱) پاک وصاف ہونا۔

(۲) باوضو ہونا۔

(۳) پہلے اللہ کی حمد وثناء بیان کرنا اور اللہ کے اسماء حسنیٰ اور صفات عالیہ کا واسطہ دینا۔

(۴) پھر درود شریف پڑھنا۔

(۵) قبلہ رخ ہونا۔

(۶) خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور یہ یقین رکھنا کہ صرف اللہ جل شانہٗ ہی دعا قبول کر سکتا ہے۔

(۷) کوئی نیک عمل دعا سے پہلے کرنا یا دو چار رکعت نماز پڑھ کر دعا کرنا۔

(۸) دعا کے لئے دوزانوں بیٹھنا۔

(۹) دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا (دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہوں۔)

(۱۰) خشوع و خضوع کے ساتھ باادب ہو کر دعا کرنا (پورے جسم سے ادب ظاہر ہو اور سارا جسم سراپا دعا اور طلب بن جائے۔)

(۱۱) دعا کرتے وقت عاجزی اور تذلل ظاہر کرنا۔

(۱۲) دعا کرتے وقت حال اور قال سے (یعنی جسم اور جان سے اور زبان سے) مسکینی ظاہر کرنا اور آواز میں پستی ہونا۔

(۱۳) آسمان کی طرف نظر نہ اٹھانا۔

(۱۴) شاعرانہ تک بندی سے اور گانے کے طرز سے بچنا۔

(۱۵) حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام و صالحین کرام اور اپنے نیک عمل کے وسیلہ سے دعا کرنا۔

(۱۶) گناہوں کا اقرار کرنا۔

(۱۷) خوب رغبت اور امید اور مضبوطی کے ساتھ جم کر اس یقین کے ساتھ دعا کرنا کہ ضرور قبول ہوگی۔

(۱۸) دل حاضر کر کے دل کی گہرائی سے دعا کرنا۔

(۱۹) بار بار سوال کرنا جو کم از کم تین بار ہو۔

(۲۰) الحاح کے ساتھ یعنی خوب گڑگڑا کر للچا کر اصرار کے ساتھ اللہ سے مانگنا۔

(۲۱) کسی امر محال کی دعا نہ کرنا۔

(۲۲) جب کسی کے لئے دعا کرے تو پہلے اپنے لئے دعا کرے پھر دوسرے کے لئے۔

(۲۳) جامع دعا ہونا یعنی ایسی دعا کو اختیار کرے جس کے الفاظ کم ہوں لیکن الفاظ کا معنوی عموم زیادہ ہو یعنی ایک دو لفظ میں یا چند الفاظ میں دنیا آخرت کی بہت سی حاجتوں کا سوال ہو جائے۔

(۲۴) قرآن و حدیث میں جو دعائیں آتی ہیں ان کے ذریعہ دعائیں کرے ان کے الفاظ

جامع بھی ہیں اور مبارک بھی۔

(۲۵) اپنی ہر حاجت کا اللہ سے سوال کرے اگر نمک کی ضرورت ہو تو وہ بھی اللہ سے مانگے اور جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کا بھی اللہ سے سوال کرے۔

(۲۶) امام ہو تو صرف اپنے ہی لئے دعا نہ کرے بلکہ مقتدیوں کو بھی دعا میں شریک کرے (واحد کے لفظ کے بجائے جمع کے الفاظ سے دعا کرے۔

(۲۷) دعا کے ختم سے پہلے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے۔

(۲۸) اور رسول اکرم ﷺ پر درود بھیجے۔

(۲۹) اور ختم پر آمین کہے۔

(۳۰) اور بالکل آخر میں منہ پر ہاتھ پھیرے۔

یہ وہ آداب ہیں جن کا عین دعا کرتے وقت لحاظ رکھنا چاہئے یوں تو اللہ کی بڑی شان ہے، وہ بغیر رعایت و آداب کے بھی دعا قبول فرما سکتا ہے اور ایک بہت بڑا ادب بلکہ قبولیت کی شرط یہ ہے کہ خوراک اور پوشاک میں حلال مال استعمال کرتا ہو، جو حرام مال کو استعمال کرتا ہو اس کی دعا قبول نہیں ہوتی، اسی طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے تارک کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ نیز قبولیت کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ ناامید ہو کر دعا کو چھوڑ نہ بیٹھے بہر حال دعا کرتا رہے اور تنگی ترشی اور سختی میں دعا قبول کرانا ہو تو آرام و راحت اور خوشی کے زمانے میں کثرت سے دعا کیا کرے۔

جب دعا کی قبولیت ظاہر ہو جائے تو ان الفاظ میں اللہ جل شانہٗ کا شکر ادا کرے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ط﴾

"سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس کے عزت و جلال کے سبب اچھے کام پورے ہوتے ہیں۔"

شکایت اور دستور العمل

آجکل ہم ایسے دور سے گزر رہے ہیں کہ مردوں اور عورتوں کو چھوٹوں کو بڑوں کو، بچوں کو قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور اللہ کا ذکر کرنے کی فرصت ہی نہیں ملتی صبح ہوتی ہے تو سب سے پہلے ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں مشغول ہو جاتے ہیں گھنٹے آدھ گھنٹے بعد ناشتہ کرکے بناؤ سنگھار کر کے بچے اسکول کی راہ لیتے ہیں اور بڑے ملازمتوں کے لئے چل دیتے ہیں۔ عورتیں اور چھوٹے بچے ٹی وی سے گانا بجانا سنتے رہتے ہیں جب اسکول والے بچے واپس آتے ہیں تو وہ بھی گانا سننے میں لگ جاتے ہیں کہاں کا ذکر کہاں کی تلاوت سب حب دنیا میں مست رہتے ہیں، بہت کم کسی گھر سے کلام اللہ پڑھنے کی آواز آتی ہے ذکر اللہ اور تلاوت کلام اللہ کے لئے لوگوں کی طبیعتیں آمادہ ہی نہیں، محلے کے محلے غفلت کدے بنے ہوئے ہیں اکا دکا کسی گھر میں کوئی نمازی ہے اس افسوسناک ماحول کی وجہ سے اللہ کی رحمتوں اور برکتوں سے محروم ہیں۔

ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے قرآن مجید پڑھے اور اپنے ہر بچے کو لڑکا ہو یا لڑکی قرآن شریف پڑھائے اور روزانہ صبح اٹھ کر نماز سے فارغ ہو کر گھر کا ہر فرد کچھ نہ کچھ تلاوت ضرور کرے تاکہ اس کی برکت سے ظاہر و باطن درست ہو اور دنیا و آخرت کی خیر نصیب ہو۔

اللہ کے ذکر اور تلاوت قرآن مجید کی برکتیں اور سعادتیں ایسی بے انتہا ہیں جن کا پتہ انہیں نیک بندوں کو ہے جو اپنی زندگی کا حصہ ان میں لگائے رہتے ہیں۔

ہر شخص اپنے اپنے حالات اور اپنی اپنی فرصت کے اعتبار سے اپنے لئے کوئی ایسا دستور العمل بنالے جس پر عمل کرتا رہے، ہم بھی ایک ایسا ہی دستور العمل لکھ رہے ہیں جس پر بآسانی ہر شخص عمل کر سکتا ہے۔

صبح و شام

۱. صبح کو سورۂ یٰسین پڑھیں اور اس کے ساتھ حسب فرصت پارہ دو پارہ پڑھیں۔

۲. صبح شام سو مرتبہ کلمۂ سوم یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھیں۔

۳. سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھیں۔

۴. سو مرتبہ درود شریف پڑھیں (نماز میں جو درود پڑھتے ہیں وہ بہتر ہے)

۵. سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ پڑھیں۔

۶. سید الاستغفار ایک مرتبہ پڑھیں۔

۷. سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ (تین بار) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ زِنَۃَ عَرْشِہٖ (تین بار) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ رِضَا نَفْسِہٖ (تین بار) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ (تین بار)

اگر نماز فجر با جماعت پڑھ کر اسی جگہ بیٹھے بیٹھے یہ چیزیں پڑھ لیں (جو تھوڑا سا ہی وقت ہوتا ہے) تو بآسانی یہ سب چیزیں ایک ہی مجلس میں پڑھی جاسکتی ہیں، اور ان کے پڑھنے کے لئے بیٹھنا نماز اشراق پڑھنے کا بھی ذریعہ بن جائے گا، اور اس طرح سے (ان چیزوں کے فضائل کے علاوہ) ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب مزید ملے گا۔

(کما اخرجہ الترمذی)

شام کو عصر کے بعد ان چیزوں کو پڑھ لیں، عصر سے مغرب تک ذکر کرنے کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے، اس وقت نہ ہو سکے تو مغرب کے بعد پڑھ لیں، اس وقت بھی نہ ہو سکے تو عشاء پڑھ کر پڑھ لیں، ایک ساتھ نہ ہو سکے تو کچھ عصر کے بعد، کچھ مغرب، کچھ عشاء کے بعد پڑھ لیں، لایعنی باتوں سے بچنے کی فکر کریں گے تو بہت وقت نکل

آئے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

رات کو

سورۂ واقعہ، سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک، سورۂ الم السجدہ پڑھیں کچھ بھی نہ ہو سکے تو سورۂ تبارک الذی تو ضرور پڑھ لیں۔

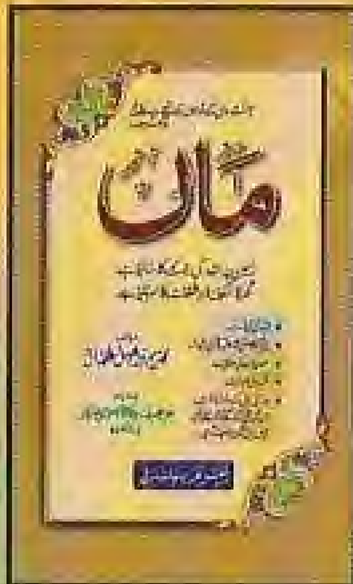
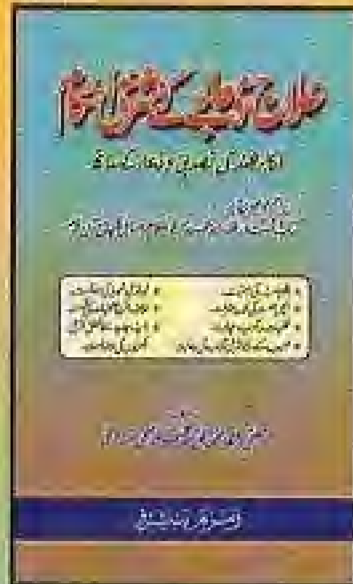
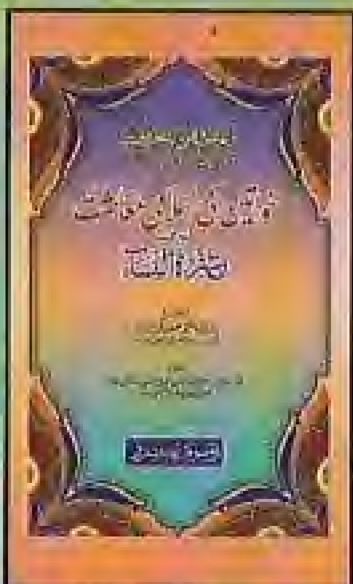
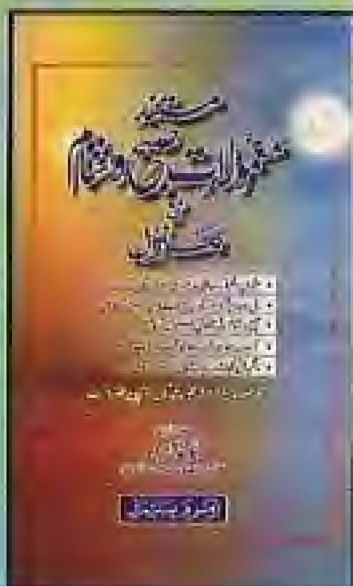
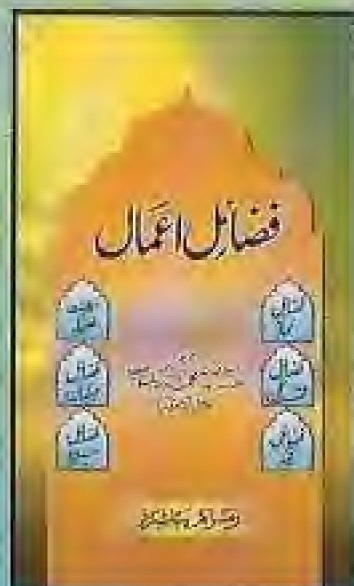
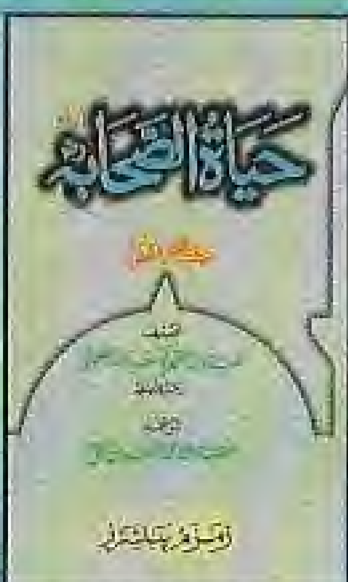
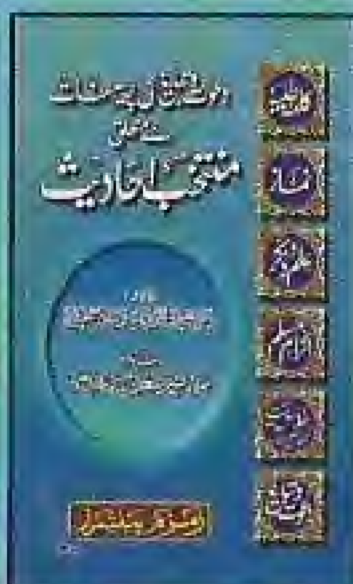
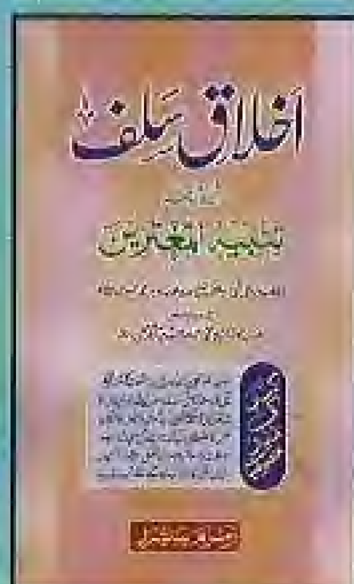
سوتے وقت

۱ سونے کی دعاء: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى پڑھیں۔

۲ سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳، ۳۳، بار، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار۔

۳ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورۃ تک ایک بار، چاروں قل، سورۃ فاتحہ ایک ایک بار، آیت الکرسی ایک بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ (تین بار) پڑھیں۔

وهذا اخر هذه الرسالة والحمد لله ذی العظمة والجلالة
والصلوٰة والسلام علی من جاء بالنبوة والرسالة مادام یدی
القمر وتجری فی السماء الغزالة



ماں




فضائل اعمال

حیاۃ الصحابہ

منتخب احادیث

اخلاق سلف